کی غلط فہمی سے اپنے تئین قانوناً اوسکے کرنے کا مجاز باور کرلیا ہو

سے کے سبب سے نیک نیتی (۵۲) کے ساتھ اپنے تئین اوس امر کے کرنے کا قانوناً مجاز باور کرتا ہے۔

تمثیل

اگر زید بکر کو ایسا فعل کرتے دیکھے جو زید کے نزدیک قتل عمد معلوم ہو اور زید اپنی عقل کو حتے المقدور نیک نیتی سے کام مین لا کر اوس اختیار کو عمل مین لائے جو قانوناً سب لوگون کو حاصل ہے کہ قتل کرتے ہوے قاتلون کو گرفتار کرین اور بکر کو اس لیے گرفتار کرے کہ اوسکو حاکم ذوی اختیار کے سامنے لائے تو اس صورت مین زید جرم کا مرتکب نہ ہوا گو یہ بات متحقق ہو جاوے کہ بکر وہ فعل اپنی حفاظت کے واسطے کر رہا تھا۔

دیکھو حاشیہ دفعہ ۷۶۔

دفعہ ۸۰ امر جائز کے کرنے مین اتفاق کا پیش آجانا۔

کوئی امر جرم (۴۰) نہین ہے جو اتفاق یا شامت سے اور بغیر کسی مجرمانہ نیت یا علم کے کسی امر جائز کے کرنے مین صادر ہو اور وہ جائز طریق اور جائز وسیلوں سے مناسب احتیاط و ہوشیاری کے ساتھ کیا جاوے۔

تمثیل

اگر زید کلھاڑی سے کام کرتا ہو اور پھل نکل کر کسی شخص کے جا لگے جو قریب کھڑا ہو اور وہ ہلاک ہو جاوے تو اس صورت مین زید کا یہ فعل در گذر کے قابل ہے جرم نہین بشرطیکہ زید کی طرف سے مناسب ہوشیاری مین کچھ قصور نہ ہوا ہو۔

اس مین چند قیود ہین یعنی وہ امر اتفاق یا شامت سے ہو اور فاعل کی نیت بھی مجرمانہ

نہو اور جو امر کیا جاوے وہ جائز بھی ہو اور جائز طریق پر اور جائز وسیلون سے
کیا جاوے اور اوسکے کرنے مین جسقدر احتیاط و ہوشیاری کہ مناسب حال ہو
کیجاوے - ظاہر ہے کہ ایسی حالت مین فاعل کو سزا دینا مثل اسکے ہوگا کہ گویا
بیگناہ کو سزا دی گئی کیونکہ جسقدر کہ لازمۂ انسانیت ہے اوسنے احتیاط کی مگر اتفاق
یا شامت سے ایسا امر وقوع مین آیا اور یہ بھی ممکن نہین کہ اگر ناحق بھی سزا دیجاے
تو بھی اس قسم کے امور واقع نہون - ممکن ہے کہ ایسی صورتین بہت سی پیدا ہون
کہ جو ایک صورت خاص مین داخل احتیاط سمجھی جاوین اور دوسری حالت مین داخل
غیر احتیاطی متصور ہون مثلاً اگر ایک شخص اپنے مکان کی چھت پر سے بضرورت
کوئی پتھر نیچے کو پھینکے تو اگر وہ کوچہ جسمین وہ پتھر گرتا ہے ایسا ہے کہ اوس مین
ہر وقت آدمیون کی آمد و رفت بھی رہتی ہے اور پھینکتے وقت اوسنے کسی قسم کی
احتیاط نہین کی یعنی آواز دے کر چلنے والون کو مطلع نہین کر دیا یا خود دیکھکر
اوس پتھر کو نہین ڈالا تو یہ امر داخل بے احتیاطی متصور ہوگا اور اگر وہ مکان
ایسے موقع پر واقع ہے کہ جسکے نیچے ہو کر کوئی راہ ایسی نہین ہے جس مین
آمد و رفت برابر جاری رہتی ہو بلکہ آدمی کی کمتر گذر اوس راہ سے ہوتی ہو تو یہ امر داخل
بے احتیاطی متصور نہین کیا جاوے گا پس جو امور جائز کیے جاوین اور اون مین
کوئی ایسا اتفاق پیش آجاوے تو لحاظ اس امر کا مجوز کو کرنا چاہیے کہ آیا احتیاط
مناسب کی گئی یا نہین اور احتیاط مناسب سے اوسقدر احتیاط مقصود ہے

کہ جو معاملات روزمرہ مین کی جاتی ہے اور نہ انتہا ورجہ کی احتیاط — امر جائز سے وہ امر تصور کرنا چاہیئے کہ جو بموجب کسی قانون مجاریہ ملک کے ممنوع نہ ہو — کیونکہ ممکن ہے کہ جو امر ایک مقام پر جائز تصور کیا جاوے وہ بموجب دوسرے قانون مختص کے دوسرے مقام پر ناجائز متصور ہو —

دفعہ ۸۱ کوئی امر جس سے نقصان پہونچنے کا احتمال ہے لیکن کسی نیت مجرمانہ کے بغیر اور دوسر نقصان روکنے کے لیے کیا جاوے

کوئی امر صرف اس وجہ سے جرم (۴۰) نہ ہوگا کہ فاعل یہ جانکر کرے کہ اوس سے کسی نقصان کے پیدا ہونے کا احتمال ہے بشرطیکہ اوس امر کے ارتکاب سے نقصان پہونچانے کی کوئی مجرمانہ نیت نہ ہو اور اس شرط سے بھی کہ نیک نیتی (۵۲) کے ساتھ کسی دوسرے بدنی یا مالی نقصان کے روکنے یا بچانے کے واسطے اوس امر کا ارتکاب ہو —

تشریح — ایسی صورت مین یہ امر تنقیح طلب ہوگا کہ آیا وہ نقصان جسکا روکنا یا بچانا مقصود تھا اس قسم کا اور اسقدر قریب الوقوع تھا کہ ایسے فعل کے ارتکاب سے خطرے کا پیدا کرنا جواز یا درگذر کے قابل ہو سکتا ہے درحالیکہ مرتکب جانتا تھا کہ اوس فعل کے ارتکاب سے نقصان پیدا ہونے کا احتمال ہے —

تمثیلین

(۱) — اگر زید کسی دخانی جہاز کا ناخدا یکایک معلوم کرے کہ مین بلا وقوع اپنی خطا یا غفلت

کے ایسے مقام مین آپہونچا ہون کہ قبل اسکے کہ جہاز رُک سکے (ب) کشتی کو جس پر بیس یا تیس مسافر سوار ہین ٹکر اکر ضرور تباہ کر ڈالے گا اور رخ پھیرتا ہون تو دوسری کشتی (ج) کے ٹکر اکر تباہ کرنے کا خطرہ ہے جسمین صرف دو آدمی سوار ہین اور ممکن ہے کہ جہاز اوس کشتی سے بچکر نکل جاوے تو اس صورت مین اگر زید رخ پھیرے اور اوسکی یہ نیت نہ ہو کہ (ج) کشتی کو تباہ کرے بلکہ نیک نیتی سے یہ غرض ہو کہ (ب) کشتی کے مسافرو نکو مخاطرے سے بچالے تو زید اس ارتکاب مین مجرم نہین ہے گو وہ (ج) کشتی کو ایسے فعل کے کرنے سے تباہ کرے جس سے اوسکے علم مین اوس نتیجہ کے پیدا ہونے کا احتمال تھا بشرطیکہ یہ امر ثابت ہو کہ واقع مین وہ خطرہ جس سے بچانا اوسکی نیت مین تھا ایسا تھا کہ اوسکے باعث سے (ج) کشتی کو تباہی کے خطرے مین ڈالنا درگذر کے قابل ہوا۔

(ب) اگر بڑے زور سے آگ لگی ہو اور زید اس غرض سے مکان مسمار کرے کہ آگ نہ پھیلنے پائے اور یہ امر وہ نیک نیتی کے ساتھ انسان کی جان یا مال بچانے کی غرض سے کرے اس صورت مین اگر یہ امر ثابت ہو کہ وہ نقصان جس کا روکنا مقصود تھا اس قسم کا اور ایسا قریب الوقوع تھا کہ اوس سے زید کا فعل درگذر کے قابل ہوا تو زید جرم کا مرتکب نہ ہوگا۔

اگر کوئی امر اس غرض سے کیا جاوے کہ اوس سے کسی شخص کو نقصان پہونچنے کا احتمال تو ہے مگر فاعل کا مقصد ایسا کرنے سے یہ ہے کہ اور نقصان عظیم کو بچاوے بشرطیکہ نیک نیتی سے کیا جاوے داخل جرم نہین ہے

تمثیلین اس دفعہ کی نہایت صاف ہین۔ اب ایک اور بات لحاظ کے قابل ہے اور وہ یہ ہے کہ اگر کوئی شخص اپنا نقصان بچانے کے واسطے دوسرے کو نقصان پہونچاوے تو وہ اس مستثنی سے فائدہ اوٹھا سکتا ہے یا نہین مثلاً اگر کوئی شخص جان بلب مارے بھوکھ کے ہو اور اپنی جان بچانے کے واسطے کسی حلوائی کی دوکان سے شیرینی چُراوے تو اوسکا یہ فعل مستثنی مین داخل ہونے کے قابل ہے یا نہین اسکی نسبت یہ امر قرار پایا ہے کہ یہ فعل مستثنی مین داخل نہین ہے کیونکہ اگر یہ امر مستثنی مین داخل سمجھا جاوے تو اس سے نقصان زیادہ متصور ہے اور چورون کو اس قسم کے عذرات کی گنجایش ملجاوے الا اسمین کچھ شک نہین کہ مجوزہ کو ایسی حالت مین ملزم کو سزا نہایت خفیف دینی چاہیے کیونکہ ملزم نے بدرجۂ لاچاری ایسا فعل کیا۔ ایک صورت خاص اپنے خائف ذاتی کے واسطے البتہ جائز رکھی گئی ہے مثلاً کوئی جہاز سمندر مین تباہ ہو جاوے اور ایک تختہ کسی ایک آدمی کے ہاتھ لگ جاوے کہ وہ اوسکے سہارے سے بہتا جاتا ہو اور دوسرا آدمی بھی اوس سے سہارا لینا چاہے اور پہلا آدمی یہ سمجھکر کہ دو آدمیون کو اس تختے سے سہارا پہونچنا ممکن نہین ہے اوس دوسرے آدمی کو دھکا دے دیوے اور اوس تختے سے سہارا نہ لینے دیوے اور اس باعث سے وہ آدمی ڈوب جاوے تو

یہ فعل اوس آدمی کا قابل الزام کے تصور نکیا جاوے گا۔

دفعہ ۸۲ سات برس سے کم عمر کے طفل کا فعل۔ کوئی امر جو سات برس سے کم عمر کا طفل کرے جرم (۴۰) نہین ہے +

سات برس سے کم عمر کے طفل سے کوئی امر سرزد ہو وہ کسی حالت مین جرم متصور نہین ہو سکتا اور گو اوسکی سمجھ نسبت اوس امر کے ایسی ہی ہو جس سے کہ وہ بیجائیت اوسکی جانتا ہو مگر وہ اوس قابل متصور نہین ہو سکتی جس سے یہ سمجھا جاوے کہ اوس طفل کی نیت یا علم مین یہ بات تھی کہ اوس امر مین ایسی بیجائیت ہے کہ جس سے وہ جرم ہو جانے کی قابلیت پیدا کر سکتا ہے۔

دفعہ ۸۳ سات برس سے زیادہ اور بارہ برس سے کم عمر کے طفل کا فعل جو کافی پختگی عقل نہ رکھتا ہو۔ کوئی امر جرم (۴۰) نہین ہے جو سات برس سے زیادہ اور بارہ برس سے کم عمر کا طفل کرے اگر اوسکی عقل ایسی پختگی کو نہ پہونچی ہو کہ وہ اپنے اوس فعل کی ماہیت اور اوسکے نتیجون کی برائی بھلائی سمجھ سکے +

اسمین طفل کی عمر کی قید بارہ برس سے کم کی ہے یعنی سات برس سے تو زیادہ اور بارہ برس سے کم ہو اور یہ بھی قید ہے کہ اوسکی عقل پختگی کے اوس درجے تک نہ پہونچی ہو جس سے وہ اپنے افعال کے نتیجون کی برائی یا بھلائی دریافت کر سکے۔ یہ امر کہ آیا ابھی تک اوسکی عقل نے ایسی پختگی حاصل کی ہے

یا نہین گو امر باریک ہے مگر مجوز کی راے پر چھوڑا گیا ہے اور ظاہر ہے کہ اسکے واسطے کوئی قاعدہ عام بھی مقرر نہین ہو سکتا علاوہ برین اسکا دریافت کرنا کہ کسقدر اور کس قسم کا ثبوت ایسے مقدمات مین درکار ہوگا متعلق بضابطۂ فوجداری ہے ایک دن کی کمی و بیشی عمر کی بھی حد قانونی کے مطابق مجرم کو فائدہ یا نقصان پہونچا سکتی ہے۔ بعض اوقات یہ بھی دیکھنے مین آیا ہے کہ لڑکے کی عمر تو آٹھہ دس برس کی تھی مگر اوسنے اس عقل و دور اندیشی سے ارتکاب قتل کیا کہ جس سے یہ معلوم ہوتا تھا کہ وہ نتیجہ سے اوس فعل کے جسکو اوسنے کیا خوب واقف تھا چنانچہ ایسی صورت مین وہ لڑکا قابل قصاص کے سمجھا گیا اور اوسکو پھانسی ملی۔ اگر کسی شخص کی نسبت جسکی عمر سولہ برس سے کم ہو مجسٹریٹ یا عدالت سشن کے حضور سے کسی علت مین قید کی سزا تجویز ہوئی ہو تو مجسٹریٹ یا عدالت موصوف کو اس حکم کے اصدار کا اختیار ہے کہ ایسا مجرم جیلخانۂ فوجداری مین قید نہ کیا جاوے بلکہ ایسے تادیب خانے مین بند کیا جاوے جسکو لوکل گورنمنٹ نے بطور محبس معقول کے تسلیم کیا ہو اور جسمین محبوسون کی تادیب اور اون کو حرفہ مفید سکھانے کا بندوبست مناسب ہو اور جسکا مہتمم اون قواعد کی تعمیل پر راضی ہو جو تجویز گورنمنٹ درباب تادیب اور تعلیم اشخاص محبوس کے جاری ہون اور جسقدر اشخاص اس دفعہ کے بموجب تادیب خانہ مین بند ہووین وہ اون

قواعد کے پابند رہین گے جو گورنمنٹ سے مقرر ہوں دفعہ ۳۴۲ ایکٹ ۲۵ سنہ ۱۸۶۱ ع +

دفعہ ۸۴ اوس شخص کا فعل جسکی عقل مین فتور ہو

کوئی امر جرم (۴۰) نہین ہے جسکو ایسا شخص (۱۱) کرے جو کرتے وقت فتور عقل کے سبب سے اپنے فعل (۳۳) کی ماہیت یا یہ جاننے کے قابل نہو کہ جو وہ کر رہا ہے بیجا یا خلاف قانون ہے *

اگر یہ امر ثابت ہو کہ بروقت واقع ہونے کسی فعل کے فاعل کی عقل صحیح نہین تھی یعنی اوسکی عقل مین اسقدر فتور تھا جس سے اوسکو اسقدر تمیز نہین ہو سکتا تھا کہ مین کیا کرتا ہون اور اوس سے کیا نتیجہ پیدا ہوگا تو وہ مجرم متصور نہوگا - صرف فتور عقل کا ثابت ہونا چاہیے اس سے مقصود نہین ہے کہ وہ شخص پیدایشی مجنون ہے یا گاہ گاہ مجنون ہو جاتا ہے بعض صورت مین اگر بروقت وقوع فعل کے فاعل یہ بھی جانتا ہو کہ مین فلان فعل کرتا ہون تب بھی مجرم متصور نہین ہو سکتا تاوقتیکہ اوسکی عقل مین ایسی قابلیت نہ پائی جاوے جس سے وہ نتیجہ اوسکا دریافت کر سکتا ہو - مثلاً ممکن ہے کہ ایک شخص کسیکو مار ڈالے اور مارنے کے وقت یہ بھی سمجھے کہ فلان شخص کو ہلاک کرتا ہون مگر بوجہ فتور عقل یہ نہ سمجھے کہ یہ فعل میرا بیجا ہے یا خلاف قانون تو وہ مجرم تصور نہ کیا جاوے گا - جس طرح پر عدالت ہر شخص کی نسبت یہ سمجھتی ہے کہ وہ قانون

جانتا ہے اور صرف بعد وقوع جرم ملزم کا یہ ظاہر کرنا کہ مجھکو علم نہ تھا کہ یہ امر خلاف قانون ہے قابل لحاظ عدالت نہین ہوتا اوسطرح پر عدالت کو چاہیے کہ ہر شخص کی نسبت بادی النظر مین یہ گمان کرے کہ وہ عقل صحیح رکھتا ہے تا وقتیکہ اسکے خلاف اوسکی فاتر العقل ثبوت کو نہ پہونچے - اکثر مقدمات قتل مین ایسے اشتباہ زیادہ ہون گے کہ آیا مجرم فاتر العقل ہے یا نہین لیکن مقدمات چوری وغیرہ مین کمتر ایسا اتفاق ہوگا کہ مدعی علیہ کی نسبت گمان بالیقین فاتر العقلی کا کیا جاوے کیونکہ اس قسم کے جرائم کے ارتکاب مین ایک قسم کی لیاقت درکار ہے کہ جسکے واسطے عقل صحیح بھی ضرور ہے - کاش کسی ایسے مقدمہ مین مدعی علیہ کی فاتر العقل ظاہر ہو تو عدالت کو نہایت احتیاط کے ساتھ کاربند ہونا چاہیے مادرزاد گونگا و بہرہ بھی زمرۂ فاتر العقلون مین شامل ہین تاوقتیکہ اون کی صحیح العقل کا ثبوت اوس فعل سے ظاہر نہو کہ جسکے وہ مرتکب ہوے ہون اور مدعی کی جانب سے بھی شہادت معتمد بہ اثبات اوس جرم کے پیش نہ ہو - اشخاص فاترالعقل کے بیان مین باب ستائیسوان ایکٹ ۵ سنہ ۱۸۶۱ع کا بھی دیکھنا چاہیے اور اس باب کی دفعہ ۳۹۵ ازروے ایکٹ ۸ سنہ ۱۸۶۶ع کے ترمیم ہوکر قائم ہوئی ہے -

دفعہ ۸۵ اوس شخص کا فعل جو نشے مین ہونے کے سبب کہ اوسمین وہ

کوئی امر جرم (۴۰) نہین ہے جسکو ایسا شخص (۱۱) کرے جو کرتے وقت نشے مین ہونے کے سبب سے

حالت اوسکی بے مرضی پیدا کردی گئی ہے عقل کام مین لانے کے قابل نہو

اپنے فعل (۴۳) کی ماہیت یا یہ جاننے کے قابل نہو کہ جو وہ کر رہا ہے بیجا یا خلاف قانون ہے بشرطیکہ وہ شے جس سے اوسکو نشہ ہوا اوس شخص کے بے علم یا خلاف مرضی اوسکو دی گئی ہو÷

اس دفعہ کا مقصود یہ ہے کہ فاعل مجنون تو نہین ہے مگر حالت نشہ مین ہے اور اوس نشہ کے باعث سے اوسمین قابلیت اس قسم کی باقی نہین رہی ہے کہ وہ کسی امر کی ماہیت یا اوسکے نتیجے کو دریافت کر سکے تو ایسی حالت مین جو امر اوس سے سرزد ہو قابل مواخذے کے نہ ہوگا مگر شرط یہ ہے کہ اوسکو کسی شخص نے اوسکی نادانستگی مین کسی حیلے یا فطرت سے نشہ پلا دیا ہو یا یہ کہ خلاف اوسکی مرضی و خواہش کے کسی ضرورت سے اوسکو نشہ پلایا گیا ہو۔ اپنی خواہش سے نشہ پی کر کسی فعل کا کرتا مرتکب کو اوس فعل کے مواخذے سے بری نہین کرتا÷

دفعہ ۸۶ جرم جسمین خاص نیت درکار ہو اور اوسکا ارتکاب وہ شخص کرے جو نشے مین ہو۔

جن حالتون مین کوئی فعل (۴۳) جسکا ارتکاب ہوا ہے جرم (۴۰) نہین ہی سوائے اوس حالت کے کہ وہ کسی خاص علم یا نیت سے کیا گیا ہے اون حالتون مین اوس شخص (۱۱) کیساتھہ جو نشے کی حالت مین اوس فعل کا ارتکاب کرے اوسیطرح عمل کیا جائے گا کہ گویا اوسکو وہی علم تھا جو اوسکو نشہ نہ ہونے کی حالت مین ہوتا بجز اسکے کہ وہ شے جس سے اوسکو نشہ ہوا

اوس شخص کے بے علم یا خلاف مرضی اوسکو دی گئی ہو۔

بعض فعل ایسے ہین کہ تاوقتیکہ وہ کسی علم یا نیت خاص سے نہ کیے جاوین جرم متصور نہین ہو سکتے تو جو شخص کہ نشے کی حالت مین اوس قسم کے افعال کا مرتکب ہوگا تو یہ سمجھا جاوے گا کہ گویا اوسنے وہ فعل اوسی علم یا نیت سے کیا جیسا کہ وہ درصورت نہ ہونے نشہ کے کرتا بشرطیکہ یہ ثابت ہو کہ اوسنے اپنی لاعلمی مین یا خلاف اپنی مرضی کے کھایا یعنی اپنی خواہش اور اپنی دانست سے نہین کھایا۔

دفعہ ۸۷ امر جس سے ہلاکت یا ضرر شدید مقصود نہ ہو اور نہ اوسکے احتمال کا علم ہو اور جو برضامندی کیا گیا ہو۔

جس امر کے ارتکاب سے ہلاکت (۴۶) یا ضرر شدید (۳۲۰) مقصود نہ ہو اور جسکے مرتکب کو یہ علم نہو کہ اوس امر سے ہلاکت یا ضرر شدید کا احتمال ہے وہ امر کسی ایسے نقصان کی وجہ سے جرم (۴۰) نہوگا جو امر مذکور سے اٹھارہ برس سے زیادہ عمر کے کسی شخص کو پہونچ جاوے یا جسکا ایسی عمر کے کسی شخص کو پہونچانا مرتکب کی نیت مین ہو درحالیکہ اوس شخص نے نقصان اوٹھانے مین لفظاً خواہ معناً اپنی رضامندی ظاہر کی ہو اور نہ ایسے نقصان کی وجہ سے وہ امر جرم ہوگا جسکے پہونچ جانے کا احتمال ایسی عمر کے کسی شخص کو مرتکب کے علم مین ہو درحالیکہ وہ شخص اوس نقصان کے خطرہ اوٹھانے پر راضی ہوا ہو۔

تمثیل

اگر زید اور بکر تفریحاً باہم لکڑی پھینکنے پر متفق ہون تو اس اتفاق سے اوس نقصان کے اوٹھانے کے لیے جو لکڑی پھینکنے مین بے ارتکاب بدمعاملگی واقع ہو سکتا ہے دونون کی رضامندی سمجھی جاتی ہے پس اگر زید بے ارتکاب بدمعاملگی لکڑی پھینکنے مین بکر کو ضرر پہونچا دے تو زید کسی جرم کا مرتکب نہ ہوگا +

بطور عام یہ گفتگو صحیح ہے کہ ہر شخص کو اپنے جسم و مال پر اختیار ہے پس اگر کوئی شخص اس امر پر رضامند ہو کہ دوسرا شخص اوسکا مال اوٹھا لیجاوے تو ظاہر ہے کہ وہ مرتکب جرم سرقہ نہین ہوگا کیونکہ ہر شخص کو اختیار ہے کہ خواہ اپنے ہاتھ سے وہ اپنا مال کسیکو دیدیوے یا دوسرے شخص سے اپنی رضامندی نسبت اس امر کے ظاہر کرے کہ وہ اوسکا مال اوٹھا لیجاوے اور ایسا ہی نسبت نقصان جسمانی کے بھی اوسکو اختیار ہے مگر دو قید کے ساتھ اول یہ کہ فاعل کی نیت مین نہ تو ہلاکت مقصود ہوا ور نہ ضرر شدید کا پہونچانا بلکہ انکا احتمال بھی اوسکو نہو۔ دوسرے یہ کہ جسکی رضامندی حاصل کیجاوے اوسکی عمر اٹھارہ برس سے زیادہ ہو یعنی اوسکی عقل کو ایک قسم کی پختگی حاصل ہو گئی ہو۔ لیکن یہ بھی واضح ہو کہ اگر ایک شخص رضامندی سے اپنا نقصان قبول کرے اور اوس امر سے کسی دوسرے کو بھی نقصان پہونچے تو مرتکب اوس فعل کا بمقابلہ شخص اول مجرم متصور نہ ہوگا لیکن بمقابلہ شخص ثانی جسکی رضامندی حاصل نہین کی گئی البتہ وہ قابل مواخذہ سمجھا جاوے گا +

دفعه ۸۸ امر جس سے ہلاکت مقصود نہو اور برضامندی نیک نیتی سے کسی شخص کے فائدے کے لیے کیا گیا ہو +

کوئی امر جسکے ارتکاب سے ہلاکت (٤٦) مقصود نہو کسی ایسے نقصان کی وجه سے جرم (٤٠) نہین ہے جو امر مذکور سے ایسے شخص کو پہونچے یا ایسے شخص کو جسکا پہونچانا مرتکب کی نیت مین ہو یا ایسے شخص کو جسکے پہونچنے کا احتمال مرتکب کے علم مین ہو جسکے فائدے کے لیے نیک نیتی (٥٢) سے امر مذکور کیا جاوے اور جسنے اوس نقصان یا نقصان مذکور کے خطرے کے اوٹھانے کے لیے اپنی رضامندی لفظاً یا معناً ظاہر کی ہو۔

تمثیل

زید که جراح ہے یه بات جانکر که اگر بکر پر جو ایک مرض سخت مین مبتلا ہے خاص عمل جراحی کیا جاوے تو بکر کے ہلاک ہو جانے کا احتمال ہے اور زید بکر کی ہلاکت کی نیت نه کر کے بلکه نیک نیتی سے اوسکے فائدے کا قصد کر کے بکر پر اوسکی رضامندی سے وه عمل جرّاحی کرے تو زید کسی جرم کا مرتکب نہین ہوا۔

ہلاکت کے واسطے رضامندی بھی شخص مهلوک کی مفید نہین یعنی فاعل کو کسیطرح بر جرم سے بری نہین کرتی البته اگر کوئی امر کیا جاوے جس سے فاعل کا مقصود ہلاکت نہو (اگرچه احتمال ہلاکت ہو) بلکه فائده رسانی اوس شخص کی اب جسکے واسطے وه امر کیا گیا ہے اور وه امر خوش نیتی سے بھی کیا جاوے برضامندی اوسکے مگر بااین همه وه شخص اوس سے مر جاوے تو ایسی صورت مین فاعل مجرم متصور نہوگا۔ مثلاً اگر کوئی شخص

برضامندی کسی شخص کو مخنث کرے اور وہ مرجاوے تو مخنث کرنے والا مجرم قتل انسان مستلزم سزا کا ہوگا۔ اور اس مستثنی سے اوسکو کچھہ فائدہ نہین پہونچے گا ہرچند مخنث ہونا اوسنے خود برضامندی اس امید پر قبول کیا تھا کہ جب مین مخنث ہوجاؤنگا تو مجھکو روپیہ کی آمدنی ہوگی لیکن دفعہ ۹۲ کی تشریح کے دیکھنے سے واضح ہوگا کہ جو فائدہ محض زر سے متعلق ہے وہ وہ فائدہ نہین ہے جو اس دفعہ مین مراد ہے۔

دفعہ ۸۹ امر جو نیک نیتی سے کسی طفل یا کسی فاترالعقل کے فائدے کے لیے ولی سے یا ولی کی رضامندی سے سرزد ہو۔

جو امر نیک نیتی (۵۲) سے کسی شخص (۱۱) کے فائدے کے لیے جسکی عمر بارہ برس سے کم ہو یا جسکی عقل مین فتور ہو اوسکا ولی یا وہ شخص جسکی حفاظت جائز مین شخص مذکور ہے کرے یا اوس ولی یا محافظ کی اجازت سے وہ امر کیا جاوے خواہ وہ اجازت لفظاً ہو خواہ معناً تو اوس نقصان کے سبب سے جو اوس امر سے اوس شخص کو پہونچے یا جسکا پہونچانا فاعل کی نیت مین ہو یا اوسکے علم مین ہو کہ اوس امر کے ارتکاب سے نقصان پہونچنے کا احتمال ہے امر مذکور ان نیچے لکھی ہوئی شرطون کے ساتھہ جرم (۴۰) نہین ہے۔

شرائط

پہلی ۔ یہ مستثنی قصداً ہلاک (۴۶) کرانے یا ہلاک کرانے کے اقدام پر محیط نہوگا

دوسری ۔ یہ مستثنی کسی ایسے فعل کے ارتکاب پر محیط نہوگا جس سے ہلاکت (۴۶) کا احتمال مرتکب کے علم مین ہو اور جو کسی دوسری غرض سے کیا جاوے بجز اس

غرض سے کہ اوس سے ہلاکت یا ضرر شدید (۳۲۰) کی روک ہو یا اوس سے کسی مرض

یا نقص شدید کا علاج ہو۔

تیسری — یہ مستثنیٰ بالارادہ ضرر شدید (۳۲۲) پہونچانے یا ضرر شدید (۳۲۰) پہونچانے

کے اقدام پر محیط نہ ہوگا بجز اسکے کہ وہ فعل ہلاکت یا ضرر شدید کی روک یا کسی مرض یا

نقص شدید کے علاج کی غرض سے کیا جاوے۔

چوتھی — یہ مستثنیٰ جس جرم (۴۰) کے ارتکاب پر محیط نہین ہے اوسکے ارتکاب

کی اعانت (۱۰۷) پر بھی محیط نہوگا۔

تمثیل

اگر زید نیک نیتی سے اپنے طفل کے فائدے کے لیے اوس طفل کی بلا رضامندی پتھری

نکلوانے کے لیے جرّاح سے اوس پر عمل جراحی کرائے اس علم سے کہ اوس جراحی کے عمل مین

طفل کی ہلاکت کا احتمال ہے مگر یہ نیت نکرے کہ وہ فعل اوس طفل کی ہلاکت کا باعث ہو تو

زید اس مستثنیٰ مین داخل ہے کیونکہ طفل کی صحت زید کا مطلب تھا۔

یہ دفعہ متعلق ہے طفل و فاترالعقل آدمیون سے اور اسمین ولی کی اجازت درکار ہے

اس دفعہ کے ساتھ چند شرائط بخلاف دفعۂ ماسبق کے لگادی گئی ہین اور وجہ اسکی

یہ ہے کہ ہر شخص بذات خاص اپنی بھلائی و برائی خوب سمجھ سکتا ہے لہذا ماقبل کی

دفعہ مین شرائط کی ضرورت نہ سمجھی گئی اور اس دفعہ کی رو سے ولی کو رضامندی دوسرے

کی نسبت دینا پڑتی ہے اور ممکن ہے کہ اس رضامندی کے دینے مین کسیقدر

بے پروائی وسہل انکاری کیجاوے لہذا ایسے شرائط اوسکے متعلق کردیے ہین کہ جس سے ایسے امور کے واقع ہونے کا کمتر احتمال ہے۔

دفعہ ۹۰ رضامندی خوف یا غلط فہمی کی حالت مین جسکے دیے جانے کا علم ہو۔

جو رضامندی کسی شخص (۱) نے خوف نقصان یا کسی امر وقوعی کی غلط فہمی کی حالت مین ظاہر کی ہو اور اوس فعل (۲۴) کا مرتکب یہ جانتا ہو یا باور کرنیکی وجہ (۲۶) رکھتا ہو کہ وہ رضامندی اوس خوف یا غلط فہمی کے سبب سے ظاہر کی گئی ہے تو وہ رضامندی ایسی رضامندی نہین ہے جیسے اس مجموعہ کی کسی دفعہ مین مقصود ہے۔

طفل یا فاتر العقل کی رضامندی

اور نہ اوس شخص کی رضامندی جو فتور عقل یا نشہ کی سبب سے اوس امر کی ماہیت اور اوسکے نتائج نہین سمجھ سکتا جسکی نسبت وہ اپنی رضامندی ظاہر کرتا ہو اور نہ اوس شخص کی رضامندی (درحالیکہ قرینہ سے خلاف مراد نہ پائی جاوے) جسکی عمر بارہ برس سے کم ہو۔

اس دفعہ مین تشریح لفظ رضامندی کی ہے اور کوئی صفت مستثنیات عامہ کی اسمین نہین پائی جاتی ہے۔ رضامندی سے جو معنی اس قانون مین مراد ہین وہ ایسی رضامندی ہے کہ بلا ڈرائے دھمکانے کے حاصل ہوئی ہو یا امر وقوعی کی غلط فہمی سے حاصل نہوئی ہو اور مرتکب فعل بھی یہ جانتا ہو کہ رضامندی خوف یا غلط فہمی کے سبب حاصل نہین ہوئی ہے علاوہ برین فاتر العقل یا ایسے شخص کی رضامندی کہ جو نشے مین ہو یا بارہ برس سے کم عمر کے لڑکے کی رضامندی داخل رضامندی نہ سمجھی جاویگی

(درحالیکہ قرینے سے خلاف مراد نہ پائی جاوے) یعنی تاوقتیکہ خلاف اسکے قانون مین معنی نہ پائے جاوین جیسے دفعہ ۳۷۵ قسم پانچوین سے یہ واضح ہوتا ہے کہ اگر دس برس یا اس سے زیادہ عمر کی عورت برضامندی کسیکے ساتھ زنا کراوے تو اوسکی رضامندی قابل اعتبار کے سمجھی جاوے گی اور زانی مرتکب زنا بالجبر کا متصور نہ ہوگا۔

دفعہ ۹۱ افعال جو بلالحاظ اوس نقصان کے جو مظہر رضامندی کو پہونچایا گیا جرم ہین دفعات ۸۷ و ۸۸ و ۸۹ کے مستثنیات مین داخل نہین ہین۔

جو مستثنیات ۸۷ و ۸۸ و ۸۹ دفعون مین لکھی گئی ہین وے اون افعال (۳۳) پر محیط نہین ہین جو بنفسہا جرم (۴۰) ہین بلالحاظ کسی نقصان کے جو اون سے شخص (۱) مظہر رضامندی کو یا اوس شخص کو جسکی جانب سے رضامندی ظاہر کیجاوے پہونچے یا جس نقصان کا شخص مذکور کو پہونچانا نیت مین ہو یا جس نقصان کے اون افعال سے شخص مذکور کو پہونچنے کا احتمال علم مین ہو۔

تمثیل

اسقاط حمل کرانا بجز اسکے کہ نیک نیتی سے عورت کی جان بچانے کے لیئے کیا جاوے بنفسہ ایک جرم ہے بلالحاظ کسی نقصان کے جو اوس سے عورت مذکور کو پہونچے یا جس نقصان کے اوس عورت کو پہونچانے کی نیت ہو اسلیئے یہ فعل اوس نقصان کی وجہ سے جرم نہین ہے اور ایسے اسقاط حمل کرانے کی نسبت عورت یا اوسکے ولی کی رضامندی فعل مذکور کو جائز نہین کرتی

مستثنیات مندرجۂ دفعات ۸۷ و ۸۸ و ۸۹ اون افعال سے متعلق نہ سمجھی جاوینگی کہ جو بنفسہ جرم ہین — اس دفعہ مین لحاظ اسکا نہین کیا جاویگا کہ جسنے رضامندی دی اوسکو کچھہ نقصان پہونچا یا اوسکو نقصان پہونچانا ملزم کی نیت مین تھا یا اوسکو نقصان پہونچنے کا احتمال تھا مثلاً اگر ایک عورت کا حمل اسقاط کرایا جاوے تو یہ بنفسہ ایک جرم ہے (تا وقتیکہ ایسا اسقاط نیک نیتی سے عورت کی جان بچانے کے واسطے نکیا گیا ہو) اور اگر عورت کو اسقاط حمل سے کچھہ نقصان بھی نہ پہونچے اور نہ گرانے والے کی نیت مین نقصان پہونچانا ہو اور نہ نقصان پہونچنے کا احتمال ہو اور عورت کی رضامندی بھی حاصل کی گئی ہو تاہم حمل کا گرانے والا جرم سے بری نہین ہوسکتا —

دفعہ ۹۲ امر جو نیک نیتی سے کسی شخص کے فائدے کے لیے بے رضامندی کیا گیا ہے —

کوئی امر کسی نقصان کی وجہ سے جرم (۴۰) نہین ہے جو اوس امر سے کسی ایسے شخص (۱۱) کو پہنچے جسکے فائدے کے لیے نیک نیتی (۵۲) سے گو اوس شخص کی بلا رضامندی وہ امر کیا جاوے اوس حال مین جبکہ اوس شخص کو اپنی رضامندی ظاہر کرنی غیر ممکن ہو یا اوس شخص کو اپنی رضامندی ظاہر کرنے کی استعداد نہو اور نہ اوسکا ولی یا کوئی اور شخص جسکی حفاظت جائز مین وہ ہے موجود ہو جس سے استنے عرصے مین رضامندی حاصل کرنی ممکن ہو کہ اوس امر کے ارتکاب سے فائدہ نکلے مگر یہ شرط ہے کہ —

شرائط

پہلی۔ یہ مستثنی قصداً ہلاک کرانے (۹۶ھ) یا ہلاک کرانے کے اقدام پر محیط نہ ہوگا۔

دوسری۔ یہ مستثنی کسی ایسے فعل (۳۳) کے ارتکاب پر محیط نہوگا جس سے ہلاکت (۴۶) کا احتمال مرتکب کے علم مین ہو اور جو کسی دوسری غرض سے کیا جاوے بجز اس غرض کے کہ اوس سے ہلاکت یا ضرر شدید کی روک ہو یا اوس سے کسی مرض یا نقص شدید کا علاج ہو۔

تیسری۔ یہ مستثنی بالارادہ ضرر پہونچانے یا ضرر پہونچانے کے اقدام پر محیط نہوگا بجز اسکے کہ وہ فعل ہلاکت یا ضرر کی روک کی غرض سے کیا جاوے۔

چوتھی۔ یہ مستثنی جس جرم کے ارتکاب پر محیط نہین ہے اوسکے ارتکاب کی اعانت (۱۰۷) پر بھی محیط نہ ہوگا۔

تمثیلین

(ا)۔ اگر زید گھوڑے سے گر کر بیہوش ہو جاوے اور بکر کو جو جراح ہے معلوم ہو کہ زید کی کھوپڑی مین سوراخ کرنا ضروری ہے اور زید کی ہلاکت کی نیت نہ کر کے بلکہ نیک نیتی سے اوسکے فائدے کے لیے قبل اسکے کہ زید کو اپنے نیک و بد کے سمجھنے کی طاقت حاصل ہو زید کی کھوپڑی مین سوراخ کرے تو بکر کسی جرم کا مرتکب نہین ہے۔

(ب)۔ اگر زید کو شیر اوٹھا لیجاوے اور بکر اس علم کے ساتھ کہ بندوق چلانے سے زید کی ہلاکت کا احتمال ہے لیکن اوسکی ہلاکت کی نیت نہ کر کے بلکہ نیک نیتی سے اوسکے فائدے کے

قصد سے شیر پر بندوق چلاوے اور بکر کی گولی سے زید کے زخم مہلک لگے تو بکر کسی جرم کا مرتکب نہین ہے۔

(ج) اگر زید کہ جراح ہے کسی طفل کو ایسا حادثہ پیش آتے دیکھے جسکے مہلک ہونے کا احتمال ہے الا اوس صورت مین کہ اوس پر فوراً جراحی کا عمل کیا جاوے اور طفل کے ولی سے اجازت طلب کرنے کی فرصت نہو مگر زید جسکو نیک نیتی سے طفل کا فائدہ مقصود ہے باوجود اوسکے رونے پیٹنے کے جراحی کا عمل کرے تو زید کسی جرم کا مرتکب نہین ہے۔

(د) اگر زید بکر ایک طفل کے پاس ایک گھر مین ہو جسمین آگ لگی ہے اور کچھ لوگ نیچے کمل تانے کھڑے ہون اور زید یہ جانکر کہ طفل کے نیچے پھینکنے مین اوسکی ہلاکت کا احتمال ہے مگر اوسکی ہلاکت کی نیت [illegible] بلکہ نیک نیتی سے اوسکے فائدے کا قصد کرکے اوسکو چھت سے نیچے ڈالدے تو اگر طفل گرنے سے مر بھی جاوے تاہم زید کسی جرم کا مرتکب نہین ہے۔

تشریح فائدہ جو محض زر سے متعلق ہے وہ فائدہ نہین ہے جو ۸۸ اور ۸۹ اور ۹۲ دفعون مین مقصود ہے۔

اگر کوئی شخص ایسی حالت مین ہو کہ نہ اوسکی اور نہ اوسکے ولی کی رضامندی حاصل ہوسکتی ہو اور اوس شخص کے فائدے کے لیے نیک نیتی سے کوئی امر کیا جاوے تو گو اوس امر سے اوس شخص کو نقصان بھی پہونچے تو بھی وہ جرم نہین ہے اور اسکے ساتھ بھی وہی شرائط بمقتضاے احتیاط لگادی گئی ہین کہ جو دفعہ ۸۹ کے متعلق ہین ۔ جو صورتین کہ دفعات ۸۷ و ۸۸ و ۸۹ و ۹۲ مین مندرج ہوئین اونکے علاوہ

ایک صورت پیدا ہو سکتی ہے - کہ مثلاً کسی شخص کی گھوڑے پر سے گر کے ٹانگ ٹوٹ گئی ڈاکٹر نے تجویز کیا کہ ٹانگ کاٹ ڈالنا مناسب ہوگا ورنہ جان جانے کا احتمال ہے وہ شخص کہ اپنے حواس مین ہے اس بات پر راضی نہین ہوتا ڈاکٹر نے باایںہمہ ٹانگ کاٹ ڈالی اور وہ شخص مرگیا تو ایسی صورت مین ڈاکٹر کو کسی مستثنیات سے فائدہ نہین پہونچ سکتا اور بروقت ثبوت کے مجرم متصور ہوگا گو یہ دوسری بات ہے کہ نہایت خفیف سزا کا مستوجب تصور کیا جاوے -

دفعہ ۹۳ اعلام جو نیک نیتی سے کیا گیا ہے - کوئی اعلام جو نیک نیتی (۵۲) سے کسی شخص (۱۱) کو کیا جاوے کسی ایسے نقصان کی وجہ سے جرم (۴۰) نہین ہے جو شخص مذکور کو پہونچے بشرطیکہ اوس شخص کے فائدے کے لیے وہ اعلام کیا جاوے -

تمثیل

اگر زید کہ جراح ہے کسی مریض کو اعلام کرے کہ میری راے مین تم نہین جی سکتے اور وہ مریض اوس اعلام کے صدمے سے مرجاوے تو زید گو اوسکو یہ علم تھا کہ ایسے اعلام سے مریض کی ہلاکت کا احتمال ہے کسی جرم کا مرتکب نہین ہے -

یہ دفعہ ایک دوراندیشی خاص سے مقننون نے رکھی ہے اور وہ یہ ہے کہ جرم قتل انسان مستلزم سزا کی تعریف کہ جو دفعہ ۲۹۹ مین مندرج ہے ایسی وسیع رکھی ہے کہ اگر کوئی شخص کسیکو خبر بد سناوے اور اوس دھڑکے سے وہ شخص مرجاوے تو بھی سنانے والا

خبر کا مرتکب اوس جرم کا ہوسکتا ہے ۔ چنانچہ اسی غرض سے کسی شخص کو اعلام کرنا صرف اوس صورت مین جرم نہین رکھا گیا ہے کہ جب نیک نیتی سے کیا جاوے اور جس کو اعلام کیا جاوے اوسکا اوس سے فائدہ بھی ہو ۔

دفعہ ۹۴ امر جسکے کرنے کے لیے کوئی شخص دھمکیون سے مجبور کیا گیا ہے — قتل عمد (۳۰۰) اور جرائم خلاف ورزی باسرکار کے سوا جنکی پاداش مین سزاے موت (۴۶) مقرر ہے کوئی امر جرم (۴۰) نہین ہے جبکہ اوسکو کوئی شخص (۱۱) دھمکی سے مجبور ہوکر کرے اور اوس دھمکی سے ارتکاب کے وقت مرتکب کو معقول طرح سے یہ اندیشہ پیدا ہو کہ اوس امر کا نکرنا اوسکے فوراً ہلاک کیے جانے کا باعث ہوگا مگر شرط یہ ہے کہ اوس امر کے مرتکب نے خود اپنی رغبت سے یا اپنے کسی نقصان کے معقول اندیشے سے جو فوراً جان سے مارے جانے کی نسبت کم ہو اپنے تئین ایسی حالت مین نہ ڈالا ہو جسکے سبب سے وہ ایسی مجبوری مین مبتلا ہوا ۔

پہلی تشریح — اگر کوئی شخص خود اپنی رغبت یا مارپیٹ کی دھمکی سے ڈاکوؤن کے کسی گروہ (۴۰۰) کا باوصف جاننے اونکے چال چلن کے شریک ہوجاوے تو شخص مذکور اس وجہ سے کہ اوس کے ساتھیون نے اوس سے کوئی فعل (۳۳) جو قانوناً جرم (۴۰) ہے بجبر کرایا اس مستثنی سے مستفید ہونے کا مستحق نہین ہے ۔

دوسری تشریح — اگر ڈاکوؤن کا کوئی گروہ (۴۰۰) کسی شخص کو پکڑ لے اور وہ شخص فوراً جان سے مارے جانے کی دھمکی سے کسی فعل (۳۳) کے کرنے پر جو قانوناً

جرم (۲۰۳) ہے مجبور ہو مثلاً کوئی لُہار اپنے اوزار لیجانے اور کسی مکان کا دروازہ توڑ ڈالنے کے لیے مجبور کیا جاوے تاکہ ڈاکو اندر گھُسکر لوٹین تو وہ شخص اس مستثنی سے مستفید ہونے کا مستحق ہے۔

سوا ے قتل عمد و جرائم خلاف ورزی باسرکار کے کوئی کسیکو دھمکا کر جرم کا ارتکاب کراوے تو وہ جرم متصور نہوگا۔ مگر دھمکانا بھی ایسا ہو کہ اوس سے آدمی کو یہ گمان قوی ہو کہ اگر مین مرتکب جرم کا نہونگا تو اسیوقت میری جان جانے کا اندیشہ ہے منشاء قانون یہ ہے کہ اپنی جان دے دینا بہتر ہے بمقابلہ اسکے کہ کسی بیگناہ کو ہلاک کرکے کوئی شخص اپنی جان بچاوے یا کسی جرائم خلاف ورزی باسرکار کا ارتکاب کرے یہ بھی واضح ہو کہ اگر کوئی شخص اپنی رضامندی سے یا ایسی دھمکی سے کہ جس سے فوراً جان جانے کا خوف نہو اپنے آپ کو ایسی حالت مین ڈالے جس سے اوسکو یہ مصیبت عائد ہوئی ہو کہ وہ واسطے کرنے اون جرائم کے مجبور کیا جاوے تو وہ جرم سے برائت کے قابل متصور نہوگا۔ چند امور کے ساتھہ جنکا ارتکاب مختلف اوقات مین ہو ایک وقت کا دھمکانا مرتکب کو جرم سے بری نہین کرے گا تاوقتیکہ یہ نہ ثابت ہو کہ ہر امر کے ارتکاب کے وقت ویسا ہی دھمکایا گیا تھا جیسا کہ اس دفعہ مین مقصود ہے۔

دفعہ ۹۵ امر جو نقصان خفیف کا باعث ہو — کوئی امر اس وجہ سے جرم (۲۰۳) نہین ہے کہ اوس سے کوئی نقصان پہونچے یا اوس سے کسی نقصان کا پہونچانا مقصود ہے یا علم

مین ہے کہ اوس سے کسی نقصان کے پہونچنے کا احتمال ہے بشرطیکہ وہ نقصان ایسا خفیف ہو کہ متوسط فہم و مزاج کا آدمی اوس نقصان کا شاکی نہو —
روزمرہ کاروبار مین ہر انسان کو ایسے امور پیش آتے ہین کہ عبارت قانون کی کامل نہ ہونے کے سبب سے تو وہ داخل جرم متصور ہو سکتے ہین لیکن مراد قانون سے باہر ہین اور ایسے امور کو جرم سمجھنا گویا کاروبار روزمرہ مین ایک قسم کا خلل ڈالنا ہے لہذا اس شبہہ کے رفع کرنے کے مقصود سے یہ دفعہ ہے — یہ امر بھی قابل لحاظ ہے کہ بعض امور ممکن ہے کہ بمقابلہ ایک شخص کے ادنی اور محض بے حقیقت سمجھے جاوین اور بمقابلہ دوسرے شخص کے حد جرم تک پہونچین مثلاً ایک کنجڑہ دوسرے اپنے ہم پیشہ کو گالی دیوے تو نظر بحالات اوسکے یہ ایک معمولی روزمرہ کی بات سمجھی جاوے گی لیکن اگر وہی کنجڑہ کسی شریف آدمی کو گالی دیوے تو مجرم تصور کیا جاویگا —

استحقاق حفاظت خود اختیاری کے بیان مین

استحقاق حفاظت خود اختیاری اصول قانونی سے باہر نہین ہے — اسکی وجہ سے اکثر امور جو اور حالت مین جرم ہوتے ہین اس صورت خاص مین جرم متصور نہین ہوتے — یہ استحقاق اپنی جان و مال کی حفاظت ہی تک ختم نہین ہو جاتا ہے بلکہ اورون کی حفاظت جان و مال تک بھی پہونچ سکتا ہے — چونکہ اسکے پردے مین ممکن ہے کہ بہت سے جرائم کا ارتکاب کیا جاوے لہذا اسکے استعمال مین بہت سے قیود بھی لگا دیے گئے ہین —
اس استحقاق سے بعض صورتون مین ایسا فائدہ ہوتا ہے کہ قانون سے نہین پہونچ سکتا

مثلاً اگر کوئی شخص کسی پر بہ نیت قتل حملہ آور ہوا گر وہ اوسکو قتل کرے تو اصول قانونی یہ ہین

کہ قاتل کو بھی سزاے موت دیجاوے اور ایسی صورت مین دو جان کا نقصان ہوتا ہے

اور اگر استحقاق حفاظت خود اختیاری ایسی صورت مین عمل مین لایا جاوے یعنی جو شخص بہ نیت

قتل حملہ آور ہوتا ہے اوسکو وہ شخص جو حملہ کیا گیا ہے مار ڈالے تو اوس سے کوئی امر

خلاف قانون بھی سرزد نہین ہوتا کیونکہ قاتل بہر صورت قابل اسکے تھا اور فائدہ یہ ہوا کہ

وہ شخص جو مارا جاتا اوسکی جان بچ گئی۔

دفعہ ۹۶ کوئی امر جو حفاظت خود اختیاری مین کیا جاوے جرم نہین ہے

کوئی امر جرم (۴۰) نہین ہے جو استحقاق حفاظت خود اختیاری

کے نافذ کرنے مین کیا جاوے۔

دفعہ ۹۷ استحقاق حفاظت خود اختیاری مال و جسم

اون قیود کی شرط سے جو دفعہ ۹۹ مین لکھی ہین ہر ایک

شخص کو یہ استحقاق حاصل ہے کہ وہ حفاظت کرے۔

پہلی۔ اپنے یا کسی اور شخص کے جسم کی کسی ایسے جرم کے دفعیے مین

جو انسان کے جسم پر مؤثر ہو۔

دوسری۔ اپنے یا کسی اور شخص کے مال کی خواہ منقولہ ہو خواہ غیر منقولہ کسی

فعل کے دفعیے مین جو ایسا جرم ہے کہ سرقہ یا سرقہ بالجبر یا نقصان رسانی یا

مداخلت بیجا مجرمانہ کی تعریف مین داخل ہو یا جو سرقہ یا سرقہ بالجبر یا نقصان رسانی یا

مداخلت بیجا مجرمانہ کا اقدام ہو۔

اس دفعہ مین جو چند جرائم متعلق بہ مال قید کردیے گئے ہین اون سے وہ جرائم مراد ہین

جسکے ارتکاب مین از جانب مرتکب کسیقدر جبر استعمال مین لایا جاتا ہے یا جبر استعمال مین لائے جانے کا احتمال ہے یا اون جرائم کا اقدام۔

دفعہ ۹۸ فاترالعقل وغیرہ کے دفعیے مین استحقاق حفاظت خوداختیاری

جبکہ کوئی فعل (۳۳) مرتکب کی کم عمری یا سمجھ پختہ نہونے یا فتور عقل یا نشے مین ہونے کے سبب سے یا اوسکی غلط فہمی کی جہت سے جرم (۴۰) نہو ورنہ اور حالت مین جرم ہوتا تو ہر شخص (۱۱) کو اوس فعل کے دفعیے مین وہی استحقاق حفاظت خوداختیاری (۹۶) حاصل ہے جو اوس حال مین ہوتا جبکہ وہ فعل جرم ہوتا۔

تمثیلین

(ا)۔ اگر زید جنون کے غلبے مین بکر کے ہلاک کرنے کا اقدام کرے تو زید کسی جرم کا مجرم نہین ہے لیکن بکر کو وہی استحقاق حفاظت خوداختیاری حاصل ہے جو اوس حال مین ہوتا جبکہ زید صحیح العقل ہوتا۔

(ب)۔ اگر زید رات کے وقت کسی گھر مین جاوے جسمین جانے کا وہ قانوناً مجاز ہے اور بکر نیک نیتی سے زید کو نقب زن جان کر زید پر حملہ کرے تو بکر اس غلط فہمی سے زید پر حملہ کرنے مین کسی جرم کا مرتکب نہین ہے مگر زید کو بکر کے دفعیے مین وہی استحقاق حفاظت خوداختیاری حاصل ہے جو اوس حال مین ہوتا جبکہ بکر ایسی غلط فہمی سے عمل نکرتا۔

سابق مذکور ہو چکا ہے کہ ایسے شخاص جنکی عقل پختہ نہو یا جو فاترالعقل ہون یا نشے کی حالت مین ہون اونسے اگر کوئی فعل واقع ہو تو وہ جرم متصور نہوگا اور اس دفعہ خاص مین اون شخصین کے مقابلہ مین استحقاق حفاظت خوداختیاری جائز رکھا گیا ہے اس سے غرض خاص

یہ ہے کہ گو وہ ایک عالم نادانی مین کوئی امر کرین مگر جس شخص کو اونکے فعل سے نقصان پہونچے یا پہونچنے کا احتمال ہو اوسپر خواہ مخواہ لازم نہین ہے کہ انکی وجہ سے اپنا نقصان خاص گوارا کرے کیونکہ جو اندیشہ اوسکو اس قسم کے آدمیون سے ہوتا ہے وہی اتیسے شخص سے بھی ہوتا اگر وہ نادان نہ ہوتا اور نیت مجرمانہ بھی رکھتا ہوتا۔

دفعہ ۹۹ افعال جنکے دفعیے مین استحقاق حفاظت خود اختیاری نہین ہے۔

پہلے۔ جس فعل (۳۳) سے ہلاکت (۴۶) یا ضرر شدید (۳۲۰) پہونچنے کا اندیشہ معقول وجہ سے نہو اوس فعل کے دفعیے مین کوئی استحقاق حفاظت خود اختیاری (۹۶) حاصل نہین ہے اوس حال مین کہ اوس فعل کا ارتکاب یا اقدام کسی سرکاری ملازم (۲۱) کی جانب سے نیک نیتی (۵۲) کیساتھہ باعتبار اوسکے عہدے کے ظہور مین آوے گو وہ فعل قانون کی رو سے دراصل جائز نہو۔

دوسرے۔ جس فعل سے ہلاکت یا ضرر شدید پہونچنے کا اندیشہ معقول وجہ سے نہو اوس فعل کے دفعیے مین کوئی استحقاق حفاظت خود اختیاری حاصل نہین ہے اوس حال مین کہ اوس فعل کا ارتکاب یا اقدام کسی ایسے سرکاری ملازم کی ہدایت سے ظہور مین آوے جو نیک نیتی کے ساتھہ اپنے عہدے کے اعتبار سے عمل کرتا ہو گو وہ ہدایت قانون کی رو سے دراصل جائز نہو۔

تیسرے۔ ایسی حالتون مین بھی کوئی استحقاق حفاظت خود اختیاری نہین ہے بلکہ حکام سے استمداد کی مہلت حاصل ہو۔

چوتھے حد استحقاق مذکور — استحقاق حفاظت خود اختیاری کسی حالت مین اوس سے زیادہ نقصان پہونچانے پر محیط نہین ہے جسکا پہونچانا حفاظت کے لیے ضروری ہے۔

پہلی تشریح — جس فعل کا ارتکاب یا اقدام کسی سرکاری ملازم کی جانب سے باعتبار اوسکے عہدے کے ظہور مین آوے تو اوس فعل کے دفعیے مین کسی شخص کا استحقاق حفاظت خود اختیاری ساقط نہین ہوتا سوائے اسکے کہ وہ شخص جانتا ہو یا باور کرنے کی وجہ (۲۶) رکھتا ہو کہ مرتکب ویسا ہی سرکاری ملازم ہے۔

دوسری تشریح — جس فعل کا ارتکاب یا اقدام کسی سرکاری ملازم (۲۱) کی ہدایت سے ظہور مین آوے تو اوس فعل کے دفعیے مین کسی شخص کا استحقاق حفاظت خود اختیاری ساقط نہین ہوتا سوائے اسکے کہ وہ شخص جانتا ہو یا باور کرنے کی وجہ رکھتا ہو کہ مرتکب ایسی ہدایت سے عمل کرتا ہے یا یہ کہ مرتکب اوس حاکم کے عہدے کو بتا دے جسکے حکم سے وہ عمل کرتا ہے یا یہ کہ اگر مرتکب کے پاس حکم تحریری موجود ہو تو مطالبے کی صورت مین اوس حکم تحریری کو دکھلاوے۔

چار امور مین استحقاق حفاظت خود اختیاری جائز نہین۔ اول وہ امر یا اقدام امر جو سرکاری ملازم کی جانب سے نیک نیتی کے ساتھ ظہور مین آوے۔ بشرطیکہ وس امر سے ہلاکت یا ضرر شدید پہونچنے کا احتمال نہو۔ اس سے غرض یہ ہے کہ ملازمان سرکاری کی حفاظت

کیجاوے اور گو خفیف سی بے ضابطگی بھی تعمیل احکام مین اونکی جانب سے بہ نیک نیتی
ظہور مین آوے تو اوس سے قطع نظر کیجاوے اور اسمین تخصیص ہے کہ وہ امر صرف
ملازم سرکاری کی جانب سے باعتبار اوسکے عہدے کے نیک نیتی سے ظہور مین آوے —
دوم جو امر کہ سرکاری ملازم کی ہدایت سے بہ پابندی شرائط صورت اول ظہور مین آوے —
سوم اگر فرصت اسکی مل سکے کہ ملازمان مجاز کے روبرو استغاثہ پیش کیا جاوے — یعنی
صرف ایسی صورت مین استحقاق حفاظت خود اختیاری جائز ہے جبکہ کوئی امر اتفاقیہ
وخلاف توقع ظہور مین آوے اور اوس وقت اسکی مہلت نہو کہ حکام سے مدد کی درخواست
کیجاوے — چوتھے جسقدر نقصان پہونچانا کہ حفاظت خود اختیاری کے واسطے ضروری ہو
اوس سے زیادہ نقصان نہ پہونچایا جاوے مثلاً اگر حفاظت خود اختیاری صرف اس سے
حاصل ہو سکے کہ ضرب خفیف پہونچائی جاوے تو قتل کرنا جائز نہوگا بلکہ جرم تصور کیا جاویگا
اس مقام پر چند شکوک واقع ہوتے ہین اول یہ کہ اگر کسی امر جائز مین کوئی ملازم سرکاری کی
اعانت کرے تو یہ دفعہ اوس سے بھی متعلق ہو سکتی ہے نہین — ہماری رای مین ملازم
سرکاری کی اعانت کے مقابلے مین استحقاق حفاظت خود اختیاری جائز نہین ہو سکتا
کیونکہ جس صورت مین کہ کوئی شخص بہدایت کسی ملازم سرکاری کے کوئی فعل کرتا ہے اوسکے
دفعیے مین استحقاق حفاظت خود اختیاری جائز نہین ہوتا تو ایسی صورت مین بھی کہ مشابہ
اوسی صورت کے ہے کب جائز ہو سکتا ہے (دیکھو دوسری تشریح دفعہ ۹۹ کی —
دوسرا شک یہ پیدا ہوتا ہے کہ اگر کوئی شخص ملازم سرکاری نہو مگر بہ پابندی قانون کوئی

فعل کرتا ہو تو آیا یہ دفعہ اوس سے بھی متعلق ہوسکتی ہے یا نہین - مثلاً اگر کوئی شخص غیر ملازم سرکاری بلا وارنٹ کسی قاتل کو گرفتار کرنا چاہے اور ملزم باستحقاق حفاظت خوداختیاری اگر اوسکے ساتھہ مزاحمت پیش آوے تو بموجب منشا اس دفعہ کے یہ امر جائز ہے یا نہین ہماری راے مین اگر بہ پابندی قانون کوئی فعل کیا جاوے گو اوس سے اشتعال طبع بھی ہو تاہم بموجب دفعہ ۳۵۲ اوسکے مقابلے مین حملہ یا جبر مجرمانہ کام مین لانا جائز نہین بلکہ ملزم مستوجب سزا تصور کیا جاوے گا چنانچہ ایسا ہی اس مقام پر بھی تصور کرنا چاہیے - اب اگر یہ تصور کیا جاوے کہ شخص گرفتار کنندہ دھوکے سے ایک بے قصور شخص کو قاتل سمجھکر گرفتار کرنا چاہے اور وہ بمزاحمت پیش آوے تو یہ مزاحمت اوسکی جائز تصور کیجاوے گی یا نہین - اسکی نسبت یہ خیال کرنا چاہیے کہ اگر اوس شخص کو جسکا گرفتار کرنا منظور ہے یہ علم ہے کہ دوسرا شخص مجبور بہ اطاعت قانون گرفتار کرتا ہے تو البتہ اوسکی نسبت یہ سمجھا جاوے گا کہ اوسنے تعمیل احکام قانونی مین مزاحمت کی ورنہ درصورت لاعلمی وہ محض بے قصور ہے (دیکھو دوسری تشریح دفعہ ۹۹ کی)

پہلی تشریح - مثلاً اگر کوئی ملازم پولس بہ تبدیل وردی کسیکی گرفتاری کے واسطے جاوے اور ملزم یہ سمجھے کہ گرفتار کنندہ ملازم سرکاری نہین ہے تو ایسی صورت مین حفاظت خوداختیاری جائز ہے - اگر گرفتار کنندہ اپنے مونہ سے بھی یہ نہ کہے کہ مین ملازم سرکاری ہون مگر اوسکی وردی سے یہ امر معلوم ہوتا ہو کہ وہ ملازم سرکاری ہے تو ایسے ملازم کے مقابلے مین حفاظت خوداختیاری جائز متصور نہوگی اور یہ نہ سمجھا جاوے گا کہ اوسکو ملازم سمجھنے مین مغالطہ ہوا

دوسری تشریح- اگر کسی عدالت سے وارنٹ گرفتاری کسی شخص کا جاری ہو تو چاہیے کہ وہ اول وارنٹ کو دکھلا دیوے اور اگر وارنٹ نہو تو کہدیوے کہ بتعمیل حکم کے گرفتار کرنے کو آیا ہون اور باینہمہ اگر مقابلہ کیا جاوے گا تو جایز متصور نہوگا لیکن مثلاً فرض کرو کہ کوئی شخص بلا اطلاع کسیکے گھر مین گھس جاوے اور مالک خانہ اوس شخص سے بحالت عدم وقفیت بمزاحمت یا بمقابلہ پیش آوے تو یہ کوئی جرم نہین ہو سکتا- نسبت اس امر کے کہ پولس کو کن کن اشخاص کی گرفتاری کا اختیار بلا اجراے وارنٹ کے پہونچتا ہے (دیکھو چھٹا باب ایکٹ ۲۵ سنہ ۱۸۶۱ء و خانہ ۳ ضمیمہ منسلکہ ایکٹ ۸ سنہ ۱۸۶۹ء)

دفعہ ۱۰۰ جس حالت مین استحقاق حفاظت خود اختیاری جسم ہلاک کرنے پر محیط ہے

اون قیود کی رعایت سے جو دفعہ ۹۹ مین لکھی گئی ہین استحقاق حفاظت خود اختیاری جسم حملہ کرنے والے کو بالارادہ (۳۹) ہلاک کرنے یا کوئی اور نقصان پہونچانے پر محیط ہے اگر وہ جرم (۴۰) جو اوس استحقاق کے نفاذ کا باعث ہو نیچے لکھی ہوئی قسمون مین کسی قسم مین داخل ہو- یعنی

پہلی- حملہ ایسا ہو کہ اوس مین اس بات کا اندیشہ معقول وجہ سے ہو کہ اگر اوس حملے سے حفاظت نکیجاوے تو ہلاکت (۴۶) اوسکا نتیجہ ہوگا-

دوسری- حملہ ایسا ہو کہ اوسمین اس بات کا اندیشہ معقول وجہ سے ہو کہ اگر اوس حملے سے حفاظت نکیجاوے تو ضرر شدید (۳۲۰) اوسکا نتیجہ ہوگا-

تیسری- وہ حملہ کہ زنا بالجبر (۳۷۵) کے قصد سے کیا جاوے-

چوتھی- وہ حملہ کہ استحصال حظ خلاف وضع فطری کے قصد سے کیا جاوے-

پانچوین ۔ وہ حملہ کہ انسان کے لیے بھاگنے یا بھگا لیجانے کے قصد سے کیا جاوے
چھٹی ۔ وہ حملہ کہ کسی شخص (۱۱) کو بیجا طور پر حبس کرنے کے قصد سے ایسی حالتون مین کیا جاوے جن سے شخص مذکور کو اس بات کا اندیشہ معقول وجہ سے پیدا ہو کہ اوسکو اپنی رہائی کے باب مین حکام سے استمداد کرنا غیر ممکن ہے ۔

اگر کوئی شخص کسی پر حملہ کرے اور وہ یہ سمجھے کہ حملہ کرنے والا میرے ساتھ اون جرائم کا ارتکاب کیا چاہتا ہے جنکی تفصیل اس دفعہ مین ہے تو برعایت قیود دفعہ ۹۹ وہ شخص باستحقاق حفاظت خوداختیاری مجاز اسکا ہے کہ اوس حملہ کرنے والے کو قتل کرے یا اور کسی قسم کا نقصان جسمانی پہونچاوے ۔ پس استحقاق حفاظت خوداختیاری بہت کم صورتون مین اوس حد تک پہونچتا ہے جسمین قتل جائز سمجھا جاویگا ۔

قسم تیسری و پانچوین ۔ اسکے مقابلے مین اس سبب سے استحقاق حفاظت خوداختیاری جائز رکھا گیا ہے کہ اس سے ناموس مین خلل پڑتا ہے یا نقصان عظیم ہوتا ہے کہ جسکا عوض کسیطرح پر مال سے ہو نہین سکتا ۔

قسم چوتھی ۔ خلاف اخلاق ہے اس سبب سے استحقاق حفاظت خوداختیاری جائز رکھا گیا ہے ۔

قسم چھٹی ۔ یہ صورت نہایت کمتر واقع ہوگی اور ایسی حالتون سے متعلق ہے مثلاً جبکہ کوئی کسی شخص کو اس غرض سے حبس مین رکھے کہ اوسکو لیجا کر کہین بطور لونڈی یا غلام کے فروخت کرون جہان سے کہ پھر آنا اوسکا ایک امر غیر ممکن ہو اور جو شخص کہ حبس کیا جاوے اوسکو بھی ظاہر طور پر یہی ہو جاوے

دفعہ ۱۰۱ – جس حالت مین استحقاق مذکور ہلاکت کے سوا کسی اور نقصان کے پیدا کرنے پر محیط ہے

اگر جرم (۱۴۰) اون قسمون مین سے کسی قسم مین داخل نہو جو پچھلی ملحق الذکر دفعہ مین بیان کی گئی ہین تو استحقاق حفاظت خود اختیاری جسم حملہ آور کے عمداً ہلاک کرنے پر محیط نہین ہے مگر اون قیود کی رعایت سے جو دفعہ ۹۹ مین بیان کی گئی ہین حملہ آور کے ہلاک کرنے کے سوا اوسے بالارادہ (۳۹) کوئی اور نقصان پہونچانے پر محیط ہے۔

اسمین اور دفعہ ماسبق مین اسقدر فرق ہے کہ اوسمین ہلاکت کا ارتکاب بھی استحقاق حفاظت خود اختیاری مین جائز رکھا گیا ہے اور اسمین باستثناے ہلاکت کے اور سب طرح کے نقصان جسمانی جائز رکھے گئے ہین مگر قیود مندرجہ دفعہ ۹۹ کی رعایت اس سے بھی متعلق ہے اور یہ بھی کہ جس جرم کے واقع ہونے کا احتمال ہو وہ اون قسمون مین داخل ہو جو دفعہ ۱۰۰ مین مندرج ہین۔

دفعہ ۱۰۲ – استحقاق حفاظت خود اختیاری جسم کا شروع ہونا اور قائم رہنا۔

استحقاق حفاظت خود اختیاری جسم جبھی سے شروع ہوگا جبکہ ارتکاب جرم (۴۰) کے اقدام یا دھمکی سے جسم کے لیے خطرے کا اندیشہ معقول وجہ سے پیدا ہو گو جرم کا ارتکاب نہوا ہو اور یہ استحقاق اوس وقت تک قائم رہیگا جب تک جسم کے لیے خطرے کا وہی اندیشہ قائم رہے۔

اس دفعہ مین مذکور اسکا ہے کہ جسم کی حفاظت خود اختیاری کا استحقاق کب اور کسطرح شروع ہوتا ہے۔ چنانچہ اسکے واسطے ضرور ہے کہ جب خطرے کا اندیشہ بوجوہ معقول

پیدا ہو اوس وقت یہ استحقاق عمل مین لایا جاوے اور نہ یہ کہ اگر کسی نے زبان سے دھمکایا اور اوسکے عوض مین یہ استحقاق حفاظت خود اختیاری کوئی فعل ناجائز کیا گیا - مثلاً اگر ایک لڑکا یا عورت ایک قوی آدمی سے کہے کہ مین ابھی تجھکو مارے ڈالتی ہون اور وہ باستحقاق حفاظت خود اختیاری فوراً اوس لڑکے یا عورت کو مارڈالے تو یہ امر داخل مستثنیات عامہ نہین ہوگا کیونکہ عقل یا قرینہ مقتضی اسکا نہین ہے کہ فی الواقع اوس لڑکے یا عورت سے ارتکاب اوس امر کا ممکن تھا کہ جس سے اونھون نے اوسکو ڈرایا تھا - پس مقصود یہ ہے کہ خطرہ اس قسم کا ہو جسکو دوسرا شخص سمجھے کہ بدون مقابلے کے کسی اور طرح پر چارہ نہین اور اوس خطرے سے اپنے جسم کو نقصان پہونچنے کا احتمال قوی ہے - جسوقت تک کہ جسم کو خطرہ اس قسم کا رہے گا اوس وقت تک استحقاق حفاظت خود اختیاری بھی رہیگا -

دفعہ ۱۰۳ جن حالتون مین استحقاق حفاظت خود اختیاری (۹۶) مال اون قیود کی رعایت سے

استحقاق حفاظت خود اختیاری مال ہلاک کرنے پر محیط ہے

جو دفعہ ۹۹ مین بیان کیے گئے ہین خطا کرنے والے شخص (۱۱) کو بالارادہ (۳۹) ہلاک (۴۶) کرنے یا کوئی اور نقصان پہونچانے پر محیط ہے اگر وہ جرم (۴۰) جسکا ارتکاب یا جسکے ارتکاب کا اقدام اوس استحقاق کے نفاذ کا باعث ہو نیچے لکھی ہوئی قسمون مین سے کسی قسم مین داخل ہو یعنی

پہلی - سرقہ بالجبر (۳۹۰)

دوسری - نقب زنی وقت شب (۴۴۶)

تیسری - نقصان رسانی بآتش (۴۳۵) جو کسی ایسی عمارت یا خیمہ یا مرکب تری

مین کیا جاوے جو عمارت یا خیمہ یا مرکب تری انسان کی بود و باش یا مال کے محفوظ رکھنے کے لیے مستعمل ہو۔

چوتھی ۔ سرقہ (۳۷۸) یا نقصان رسانی (۴۲۵) یا مداخلت بیجا بخانہ (۴۴۲) ایسی حالتون مین کہ اسبات کا اندیشہ معقول وجہ سے پیدا ہو کہ اگر استحقاق حفاظت خود اختیاری اوس جرم (۴۰) کے دفعیے مین نافذ نہ کیا جاوے تو اوس جرم کا نتیجہ ہلاکت (۴۶) یا ضرر شدید (۳۲۰) ہوگا

دفعہ ۱۰۴ ۔ اس حالت مین استحقاق مذکور ہلاکت کے سوا ے کسی اور نقصان کے کرنے پر محیط ہے

اگر وہ جرم (۴۰) جسکا ارتکاب یا جسکے ارتکاب کا اقدام استحقاق حفاظت خود اختیاری (۹۶) کے نفاذ کا باعث ہو سرقہ (۳۷۸) یا نقصان رسانی (۴۲۵) یا مداخلت بیجا مجرمانہ (۴۴۱) ہو مگر اون قسمون مین سے کسی قسم مین داخل نہو جو پچھلی ملحق الذکر دفعہ مین بیان کی گئی ہین تو وہ استحقاق بالارادہ (۳۹) ہلاک (۴۶) کرنے پر محیط نہین ہے لیکن اون قیود کی رعایت سے جو دفعہ ۹۹ مین بیان کی گئی ہین خطا کرنے والے شخص کو ہلاک کرنے کے سوا بالارادہ کوئی اور نقصان پہونچانے پر محیط ہے۔

صورت دفعہ ۱۰۳ کی مشابہ ہے دفعہ ۱۰۰ کے اور دفعہ ۱۰۴ مشابہ ہے دفعہ ۱۰۱ کے صرف اسقدر فرق ہے کہ اون مین فاعل کا مقصود ضرر جسمانی پہونچانے کا ہوتا ہے کہ جسکے واسطے استحقاق حفاظت خود اختیاری جائز رکھا گیا ہے اور اس دفعہ مین فاعل کا مقصود نقصان رسانی مال کا ہوتا ہے اور اسمین بھی استحقاق حفاظت خود اختیاری جائز ہے۔

اگر دفعہ ۱۰۳ کو دفعہ ۹۷ سے مطابق کیا جاوے تو اس دفعہ مین ایک جرم نقب زنی در وقت شب

اوس دفعہ سے زیادہ معلوم ہوتا ہے لیکن اس نقب زنی وقت شب سے وہ نقب زنی مراد ہے کہ جو بہ نیت سرقہ کیجاوے لہذا حدود جرم سرقہ سے بطور عام خارج متصور نہین ہوسکتی۔

دفعہ ۱۰۵ استحقاق حفاظت خود اختیاری مال کا شروع ہونا اور قائم رہنا۔

پہلے ـ استحقاق حفاظت خود اختیاری (۹۶) مال جبھی سے شروع ہوگا جب سے کہ مال کے لیے خطرے کا اندیشیہ معقول وجہ سے پیدا ہو۔

دوسرے ـ استحقاق حفاظت خود اختیاری مال سرقہ (۳۷۸) کے دفعیے مین تب تک قائم رہیگا جب تک مجرم مال لیکر چلا جاوے یا حکام سے مدد حاصل ہوجاوے یا مال دستیاب ہو۔

تیسرے ـ استحقاق حفاظت خود اختیاری مال سرقہ بالجبر (۳۹۰) کے دفعیے مین تب تک قائم رہیگا جب تک مجرم کسی شخص کی ہلاکت (۴۶) یا ضرر (۳۱۹) یا مزاحمت بیجا (۳۳۹) کرتا رہے یا اونکا اقدام کرتا رہے یا جب تک کہ فوراً ہلاک ہونے یا فوراً متضرر ہونے یا فوراً مزاحمت جسمانی اوٹھانے کا خوف قائم رہے۔

چوتھے ـ استحقاق حفاظت خود اختیاری مال مداخلت بیجا مجرمانہ (۴۴۱) یا نقصان رسانی (۴۲۵) کی دفعیے مین اوس وقت تک قائم رہیگا جب تک مجرم مداخلت بیجا مجرمانہ یا نقصان رسانی کے ارتکاب مین مصروف رہے۔

پانچوین ـ استحقاق حفاظت خود اختیاری مال نقب زنی وقت شب (۴۴۶)

کے دفعہ مین تب تک قائم رہیگا جب تک وہ مداخلت بیجا بخانہ (۴۴۲) جسکا آغاز اوس نقب سے ہوا ہی قائم رہے

یہ دفعہ مشابہ ہے دفعہ ۱۰۲ کے اور جسطرح پر کہ اوسمین مندرج ہے کہ جسم کی حفاظت خوداختیاری کب سے شروع ہوتی ہے اسیطرح پر اسمین بنسبت مال کے مندرج ہے۔

دفعہ ۱۰۶ حملۂ مہلک کی مدافعت مین استحقاق حفاظت خود اختیاری جب کسی بیگناہ شخص کو نقصان کا خطرہ ہو۔

اگر استحقاق حفاظت خوداختیاری کے نافذ کرنے مین جو ایسے حملے کے دفعیے مین ہو جس سے ہلاکت کا اندیشہ معقول وجہ سے پیدا ہو حفاظت کرنیوالا ایسی حالت مین ہو کہ وہ کسی بیگناہ شخص کو خطر نقصان پہونچائے بغیر اوس استحقاق کو اچھی طرح نافذ نہین کرسکتا تو اوسکا استحقاق حفاظت خوداختیاری اوس شخص کو خطر مین ڈالنے پر بھی محیط ہی

تمثیل

اگر زید پر آدمیون کا ایک گروہ اوسے ہلاک کرنے کی جہد سے حملہ کرے اور زید اوس گروہ پر بندوق چلائے بغیر اپنے استحقاق حفاظت خوداختیاری کو اچھی طرح نافذ نہین کرسکتا اور اون اطفال کو جو اوس گروہ مین مخلوط ہین خطر نقصان پہونچائے بغیر وہ بندوق نہین چلاسکتا تو اگر زید اس طرح بندوق چلانے سے اون اطفال مین سے کسی طفل کو نقصان پہونچائے تو وہ کسی جرم کا مرتکب نہین ہے۔

اگر کسی شخص پر حملہ کیا جاوے اسطرح پر کہ اوس شخص کو یقین ہو کہ اس حملے سے میری ہلاکت منظور ہے اور اس سبب سے وہ بمقابلہ پیش آوے لیکن وہ دیکھتا ہی کہ میرے مقابلہ کرنے مین ممکن ہی کہ کسی بیگناہ کی جان کو خطرہ پہونچے پس ایسی مجبوری کی حالت مین اگر وہ استحقاق حفاظت خوداختیاری نافذ کرے اور کسی بیگناہ کی جان کو بھی خطرہ پہونچے تو مجرم متصور نہوگا۔ لیکن یہ امر نازک ہی اور نہایت احتیاط سے ایسی صورت مین استحقاق حفاظت خوداختیاری نافذ کرنا چاہیے اور مجوزہ کو بھی جملہ مراتب و پہلو پر لحاظ کرنا چاہیے۔

پانچوان باب
اعانت کے بیان مین

جبکہ چند آدمی ملکر کسی جرم کا ارتکاب کرین تو ممکن ہے کہ ہر شخص باندازۂ مختلف اوس جرم کے ارتکاب مین شریک ہو- مثلاً ایک شخص جرم کرے دوسرا اوسکی اعانت کرے تیسرا تھوڑے فاصلے پر کھڑا رہے کہ جب ضرورت ہو مدد دوں اور علاوہ اسکے ممکن ہے کہ دربردہ محرک اصلی اسکا کوئی شخص اور ہی ہو- گویہ قاعدہ عام نہین ہے کہ ہمیشہ اس قسم کے مقدمات مین تفریق سزا باندازۂ اعانت یا شرکت کے ہر شخص کو دیجاوے مگر تاہم اندازۂ جرم ہر شریک کا دریافت ہونا خالی از فائدہ نہین- اس باب مین وہ ذریعہ جس سے جرم اعانت پیدا ہوتا ہے مفصل مندرج ہین- اعانت کے جرم مین معین کا علم و نیت قابل لحاظ ہے سزا اس جرم کی باندازہ اوس نتیجہ کے رکھی گئی ہے جو اوس سے پیدا ہوا اور معین کو اکثر اوسیقدر سزا دیجاتی ہے کہ جو مرتکب جرم کو دیجاتی ہے- علاوہ اسکے ممکن ہے کہ معین ایک جرم کے ارتکاب کی کسی شخص کو ترغیب دیوے اور وہ دوسرے جرم کا ارتکاب کرے تو ایسی صورت مین معین اوس جرم کا مواخذہ دار متصور نہ ہوگا البتہ اگر ایسی صورت ہو کہ اوسی جرم کے ارتکاب مین جسکے واسطے ترغیب دی گئی تھی ایک سنگینی اس قسم کی پیش آوے کہ جسکے واقع ہونے کا احتمال معین کو سابق سے تھا یا ایسے احتمال کے ہونے کی وجہ کافی تھی تو وہ کسیطرح بری مواخذے سے بری متصور نہ ہوگا-

دفعہ ۱۰۷ کسی امر مین اعانت کرنا | ہر وہ شخص (۱) کسی امر کے کرنے مین اعانت (۱۰۷) کرتا ہے جو

پہلے - کسی شخص کو اوس امر کے کرنے کی ترغیب دے یا

دوسرے - اوس امر کے کرنے کے لیے مشورے مین ایک یا چند شخص (۱۱) سے قرارداد کرے بشرطیکہ اوس مشورے کے مطابق عمل کرنے سے اور اوس امر کی غرض سے کوئی فعل (۳۳) یا ترک ناجائز (۳۳) واقع ہو یا

تیسرے - بذریعہ کسی فعل (۳۳) یا ترک ناجائز (۳۳) کے اوس امر کے کرنے مین قصداً مدد کرے -

پہلی تشریح - کسی فعل کے کرنے کی ترغیب دینا اوس شخص کی نسبت کہا جائے گا جو خلاف بیانی بالعمد سے یا ایسے امر اہم کو عمداً مخفی رکھنے سے جسکا ظاہر کرنا اوسپر واجب ہے بالارادہ (۳۹) فعل مذکور کو کرائے یا اوس کے کرانے کی تدبیر کرے یا کرانے یا کرانے کی تدبیر مین جہد کرے -

تمثیل

زید کہ سرکاری عہدہ دار ہے کسی کورٹ آف جسٹس کے وارنٹ کی رو سے خالد کے گرفتار کرنے کا مجاز ہے اور بکر جسکو اس امر کا علم ہوا اور وہ یہ بھی جانتا ہو کہ عمر خالد نہین ہے زید سے عمداً بیان کرے کہ عمر ہی خالد ہے اور اسطرح زید سے قصداً عمر کو گرفتار کرائے تو اس صورت مین یا بکر نے ترغیب کے ذریعے سے عمر کی گرفتاری مین اعانت کی -

دوسری تشریح - جو کوئی شخص کسی فعل کے ارتکاب کے وقت یا اوس سے پہلے کوئی امر اس غرض سے کرے کہ اوس فعل کا ارتکاب سہل ہو جاے

اور اوس امر سے وہ ارتکاب سہل ہوجائے تو کہا جائیگا کہ شخص مذکور نے
اوس فعل کے کرنے مین مدد کی۔

ترغیب دینا داخل اعانت ہے مثلاً کوئی شخص کسیکو ورغلانے یا اوسکے دل مین
ایک کیفیت بغض و حسد کی پیدا کرکے اوسکو کسی شخص کو نقصان پہونچانے کے
واسطے شوق دلاوے تو کہا جاویگا کہ اوس شخص نے ترغیب دی لیکن کسی امر کی
صرف اجازت دینا ترغیب دہی مین داخل نہین ہوسکتا مثلاً اگر زید کہے کہ مین عمر کو قتل
کرونگا اور خالد کہے کہ مناسب ہے مجھپر بھی بڑی عنایت ہوگی تو یہ گفتگو خالد کی داخل ترغیب
نہین ہے۔ دوسری صورت یہ ہے کہ اگر چند شخص ملکر کسی کام کے انجام کے واسطے
آپسمین مشورہ کرین اور اوس مشورے کی وجہ سے کوئی فعل یا ترک فعل ظہور مین آوے
تو یہ بھی اعانت ہے۔ اس قسم اعانت مندرجۂ دفعۂ ہذا قسم دوم کو اگر دفعہ ۱۱۵ و ۱۱۶ سے
مطابق کرین تو ظاہرا تناقض معلوم ہوتا ہے کیونکہ اسکا مقصود یہ ہے کہ جب مشورے سے
کوئی فعل واقع ہو تو داخل اعانت ہے ورنہ صرف مشورہ کرنا داخل اعانت نہ سمجھا جاویگا
پس جس صورت مین کہ دفعہ ۱۱۵ و ۱۱۶ مین کوئی فعل ظہور مین نہین آیا تو سزا کا دینا بھی ایک
امر نامناسب معلوم ہوتا ہے اصول ان دونون دفعات کے ظاہر اختلاف دفعہ ۱۰۷ قسم دوسری
کے معلوم ہوتے ہین لیکن واقعی مین ایسے نہین ہین بلکہ ان دونون کے درمیان مین
ایک فرق نازک ہے کیا معنی کہ بموجب منشاء دفعہ ۱۰۷ قسم دوم اعانت تا وقتیکہ اوس سے
کوئی فعل سرزد نہو جرم نہین ہے اور بعض اعانت بذات خاص جرم ہین خواہ اون سے

کوئی فعل سرزد ہو یا نہو۔ مثلاً ترغیب بذات خاص جرم ہے اور مشورہ تاوقتیکہ کوئی فعل
اوس سے ظہور مین نہ آوے جرم نہین ہے۔ پس یہ سمجھنا چاہیے کہ دفعات ۱۱۵ و ۱۱۶ ایسی
اعانت سے متعلق ہین کہ جو بذات خاص جرم ہے اور نہ ایسی اعانت سے جیسا کہ دفعہ ۱۰۷
قسم دوسری مین مراد ہے۔ تیسری صورت اعانت کی یہ ہے کہ کسی فعل یا ترک فعل سے کوئی
شخص کسیکی اعانت کرے۔ ترک فعل سے اون افعال کا ترک کرنا مراد ہے کہ جسکو ارتکاب
جرم سے ایک تعلق خاص ہے مثلاً اگر کوئی شخص ملازم کسی مکان کے دروازے مین قفل
نہ لگاوے اس نیت سے کہ ارتکاب سرقہ مین چور ون کو سہولت ہو یا کوئی خادم مریض کو
دوا نہ دیوے اس نیت سے کہ وہ جلد مر جاوے تو ایسے افعال کا ترک کرنا وہ ترک ہے
کہ جو اس دفعہ مین مراد ہے اور نہ اسطرح کا کہ مثلاً کوئی واردات قتل کو چھپاوے تو چونکہ اس
ترک کو جرم قتل سے کچھ تعلق خاص نہین ہے اور نہ اس چھپانے کے سبب سے وقوع اوس
جرم کا ہوتا ہے تو یہ چھپانا داخل ترک فعل متصور نہ ہوگا البتہ بالقصد اخفا امر اہم کا جسکا ظاہر کرنا
کسی شخص پر واجب ہوا ور جسکے نہ ظاہر کرنے سے وقوع اوس جرم کا ہو داخل اعانت بذریعہ
ترک فعل سمجھا جاویگا پس اعانت سے تین صورتین پیدا ہو سکتی ہین۔ اول اگر اعانت سے
جرم کا ارتکاب نہ ہو تو صرف ارتکاب اقدام جرم مین ازروے دفعہ ۱۱۵ و ۱۱۶ کے سزا ہوگی
دوم جس جرم کے ارتکاب مین اعانت کیجاوے اور وہی جرم واقع ہو تو اوسکی سزا دفعہ ۱۰۹
و ۱۱۰ مین مندرج ہے۔ تیسری صورت یہ ہے کہ معین نے ایک جرم خاص کے ارتکاب کے
واسطے اعانت کی مگر اوس سے دوسرا جرم واقع ہو گیا کہ وہ بھی اوسی اعانت کے سبب سے

واقع ہوا تو ایسی صورت مین ملزم کو بموجب دفعہ ۱۱۱ و ۱۱۳ کے سزا دیجاوے گی۔ دفعہ ۲ قانون ۱۸ سنہ ۱۸۶۲ع بھی قابل دیکھنے کے ہے جسکا مضمون یہ ہے کہ کوئی شخص بعلت اعانت ایک جرم کے جسکا ارتکاب بباعث اوس اعانت کے ہوا ہو ملزم قرار پاکر سزایاب ہو سکتا ہے گو وہ شخص جسنے ارتکاب جرم کیا ملزم نہ قرار دیا گیا ہو یا مجرم نہ تجویز کیا گیا ہو یا حراست مین رکھا گیا ہو یا حیطۂ اختیار عدالت مین نہ ہو اور ہر معین جرم پر الزام اور تجویز اور سزا بعلت اعانت کے مثل ایک جرم مستقل بالذات ہو سکتی ہے اور اوسکی تجویز خواہ اصل مجرم کے ساتھہ کیجاے خواہ علیحدہ اور اوسکو سزا کسی عدالت سپریم کورٹ ملکہ معظمہ سے کہ جسے اختیار تجویز اصل مجرم کا یا معین کا درصورت اوسکے خود مرتکب ہونے جرم مذکور کے ہوتا اوس جگہ مین جہان جرم اعانت کا مجرم ہوا خواہ اوس جگہ مین جہان بوجہ اوس اعانت کے کسی فعل کا ارتکاب عمل مین آیا ہو ہو سکتی ہے۔ دفعہ ۲۸ ایکٹ ۲۵ سنہ ۱۸۶۱ع بھی دیکھنا چاہیے۔

پہلی تشریح — ترغیب دہی بذریعۂ خلاف بیانی بالعمد تمثیل سے ظاہر ہوتی ہے ترغیب دہی امر اہم کو عمداً مخفی رکھنے سے۔

یہ وہ صورت ہے جبکہ کسی وجہ خاص سے کسی پر کسی امر کا ظاہر کرنا فرض ہو اور وہ اوسکو ترک کرے معاملات روزمرہ مین جزوی خلاف بیانی بالعمد یا کسی امر کا مخفی رکھنا ہمیشہ ترغیب دہی متصور نہ ہوگی تا وقتیکہ وہ ترغیب دہی کسی امر خاص سے متعلق نہ ہو اور معین کے ارادے مین بھی یہ ہو کہ ایسا کرنے سے وہ فعل ہوگا یا اوسکے ہونے کا احتمال ہے کہ جو وہ جانتا ہے۔

دفعہ ۱۰۸ معین — جو شخص (۱۱) کسی جرم (۴۰) کے ارتکاب مین یا کسی ایسے فعل (۳۳) کے ارتکاب مین اعانت (۱۰۷) کرے کہ اگر معین کیسی نیت یا علم سے اوسکا ارتکاب وہ شخص کرتا جو ارتکاب جرم کے قابل ہے تو وہ فعل جرم ہوتا تو شخص مذکور نے اوس جرم مین اعانت کی۔

پہلی تشریح فعل (۳۳) کے ترک ناجائز (۳۳) مین اعانت (۱۰۷) کرنا جرم (۴۰) ہوسکتا ہے گو خود معین پر اوس فعل کا کرنا واجب نہ ہو۔

دوسری تشریح اعانت (۱۰۷) کے جرم (۴۰) قرار دیے جانے کے لیے اوس فعل کا ارتکاب ضرور نہین ہے جسمین اعانت کی گئی ہے اور نہ اوس نتیجے کا ظہور جسپر فعل مذکور کا جرم قرار دیا جانا منحصر ہے۔

تمثیلین

(ا) اگر زید بکر کو خالد کے مارڈالنے کی ترغیب دے اور بکر اوس سے انکار کرے تو زید بکر کے ارتکاب قتل عمد مین اعانت کرنے کا مجرم ہوگا۔

(ب) اگر زید بکر کو عمرو کے مارڈالنے کی ترغیب دے اور بکر اوس ترغیب کے مطابق عمرو کے گولی مار کے گھونک دے اور عمرو اوس زخم سے صحت پائے تو زید بکر کو ارتکاب قتل عمد کی ترغیب دینے کا مجرم ہوگا۔

تیسری تشریح ضرور نہین ہے کہ معان قانون کی رو سے جرم (۴۰) کے ارتکاب کے قابل ہو یا یہ کہ وہ معین جیسی فاسد نیت یا علم یا کوئی فاسد

نیت یا علم رکھتا ہو۔

تمثیلین

(ا) زید بہ نیت فاسد کسی طفل یا مجنون دوری کی کسی ایسے فعل کے ارتکاب مین اعانت کرے جسکا ارتکاب اگر وہ شخص کرتا جو قانون کی رو سے ارتکاب جرم کے لائق ہے اور جسکی نیت زید کی سی ہے تو وہ فعل جرم ہوتا تو اس صورت مین زید جرم مین اعانت کرنے کا مجرم ہوگا عام اس سے کہ فعل مذکور کا ارتکاب ہوا ہو یا نہ ہوا ہو۔

(ب) زید بکر کے مارڈالنے کی نیت سے ایک طفل خالد کو جسکی عمر سات برس سے کم ہے ایسے فعل کے کرنے کی ترغیب دے جس سے بکر ہلاک ہو جائے اور خالد اوس اعانت کے باعث وہ فعل کرے اور اوسکے ذریعے سے بکر کی ہلاکت کا باعث ہو تو اس صورت مین ہرچند کہ خالد قانون کی رو سے ارتکاب جرم کے قابل نہین ہے تاہم زید اوسیطرح سزا کا مستوجب ہے کہ گویا خالد قانون کی رو سے ارتکاب جرم کے قابل ہے اور مرتکب قتل عمد کا ہوا ہے اسلیے زید سزاے موت کا مستوجب ہے۔

(ج) زید بکر کو کسی گھر مین جو انسان کی بود و باش کے لیے ہو آگ لگانے کی ترغیب دے اور بکر عقل مین فتور ہونے کے سبب سے اوس فعل کی ماہیت نہ جان سکے یا یہ نہ جان سکے کہ جو مین کر رہا ہون وہ بیجا یا قانون کے خلاف ہے اور زید کی ترغیب کے باعث سے اوس گھر مین آگ لگائے تو بکر کسی جرم کا مرتکب نہین ہے مگر زید گھر مین آگ لگانے کے جرم مین اعانت کرنے کا مجرم ہوگا اور اوس سزا کا مستوجب ہوگا جو اوس جرم کی پاداش مین مقرر ہے

(د) زید اس نیت سے کہ سرقے کا ارتکاب کرائے بکر کو یہ ترغیب دے کہ تو خالد کا مال خالد کے قبضے سے نکال لا اور بکر کو یہ باور کرائے کہ وہ مال میرا ہے اور بکر نیک نیتی سے یہ باور کر کے کہ وہ مال زید کا ہے خالد کے قبضے سے نکال لائے تو چونکہ بکر نے اپنی اس غلط فہمی پر عمل کرنے سے بددیانتی سے مال کو نہین لیا اس لیے وہ سرقے کا مرتکب ہوگا مگر زید سرقے مین اعانت کرنے کا مجرم ہوا اور اوس سزا کا مستوجب ہوگا جو زید کو اوس حال مین ہوتی جبکہ بکر سرقے کا مرتکب ہوتا۔

چوتھی تشریح چونکہ جرم مین اعانت کرنا جرم ہے تو ایسی اعانت مین اعانت کرنا بھی جرم ہے۔

تمثیل

زید بکر کو ترغیب دے کہ تو عمرو کو خالد کے مارڈالنے کی ترغیب دے اور بکر اوسکے مطابق عمرو کو خالد کے مارڈالنے کی ترغیب دے اور عمرو بکر کی ترغیب سے اوس جرم کا ارتکاب کرے تو بکر اس جرم کی پاداش مین اوس سزا کا مستوجب ہوگا جو قتل عمد کی پاداش مین مقرر ہے اور چونکہ زید نے بکر کو اوس جرم کے ارتکاب کی ترغیب دی ہے اسلیے زید بھی اسی سزا کا مستوجب ہوگا۔

پانچوین تشریح ارتکاب جرم اعانت بمشورہ کے لیے یہ ضرور نہین ہے کہ معین مرتکب کے ساتھ ارتکاب جرم کی تدبیر مین شریک ہو بلکہ یہی کافی ہے کہ وہ اوس مشورے مین شریک ہو جسپر عمل کرنے سے اوس جرم کا ارتکاب ہوا۔

تمثیل

زید عمرو کے زہر دینے کے لیے بکر کے ساتھ شریک تدبیر ہوا اور یہ ٹھہرے کہ زید زہر دے اسکے
بعد بکر اس مشورے کا حال خالد سے بیان کرے اور کہے کہ ایک تیسرا شخص زہر دے گا مگر زید کا
نام نہ بتلائے اور خالد زہر کا مہیا کر دینا قبول کرے اور لا کر اس غرض سے بکر کے حوالہ کرے کہ وہ
اوس طرح جیسا اوپر لکھا ہے کام مین آئے پھر زید زہر کھلائے اور عمرو اوسکے باعث سے ہلاک
ہو جائے اس صورت مین گو باہم زید اور خالد کے کچھ مشورہ نہین ہوا تاہم خالد اوس مشورے مین شریک
رہا ہے جسپر عمل کرنے سے عمرو ہلاک ہوا اور اسی لیے خالد اوس جرم کا مرتکب ہوگا جسکی تعریف
اس دفعہ مین کی گئی ہے اور اوس سزا کا مستوجب ہوگا جو قتل عمد کی پاداش مین مقرر ہے۔

اگر کوئی شخص کسی جرم کے ارتکاب مین اعانت کرے تو وہ معین کہلاوے گا۔ علاوہ
اسکے اگر وہ ایسے امور مین اعانت کرے جو فی الواقع جرم تو نہین ہین۔ لیکن اگر وہ
ایسے شخص سے سرزد ہوتے جو بموجب قانون کے ارتکاب جرم کے قابل ہے اور اوسکے
علم یا نیت بھی معین کی سی ہوتی تو جرم ہوتے تو بھی وہ معین کہلاوے گا۔ مثلاً اگر کوئی
قتل کی اعانت کرے تو وہ جرم قتل کا معین کہلاوے گا اور اگر فعل قتل کسی مجنون سے سرزد ہو
تو گو ایسا فعل بموجب قانون کے جرم نہین ہے مگر اسکی اعانت کا کرنے والا اسوجہ سے
معین کہلاوے گا کہ اگر یہ فعل معین کی سی نیت یا علم سے کسی اور شخص سے واقع ہوتا جو بموجب
قانون کے مواخذے کے قابل متصور ہوتا تو جرم ہوتا۔

(۱) پہلی تشریح ـ مثلاً اگر کوئی ملازم سرکاری بسبب ترغیب دہی کسی شخص کے کسی
امر کے ترک ناجائز کا مرتکب ہو تو گو وہ شخص اگر خود اوس ترک ناجائز کا مرتکب ہوتا تو بوجہ

اسکے کہ ملازم سرکاری نہین مجرم ہوتا لیکن بوجہ اسکے کہ اوسنے ترغیب اوس فعل کے ترک ناجائز کی ملازم سرکاری کو دی لہذا وہ معین مجرم ہوگیا۔

(۲) دوسری تشریح۔ یہہ کچھہ ضرور نہین ہے کہ جرم اعانت کے واقع ہونے کے لیے وقوع جرم کا بھی ہونا چاہیے۔ گو جرم واقع بھی نہ ہو تو بھی جرم اعانت ہوسکتا ہے لیکن اس بات کا لحاظ چاہیے کہ اس اعانت سے کیا نتیجہ پیدا ہوا اور تجویز سزا بھی اوسی اندازے سے ہونا چاہیے۔

(۴) چوتھی تشریح۔ اس سے یہ ظاہر ہے کہ ایک آدمی بوساطت شخص ثالث بھی مرتکب جرم اعانت ہوسکتا ہے باانیہمہ کہ جو مرتکب جرم ہو اوس سے اور معین سے کبھی کسی قسم کی گفتگو بھی نسبت ارتکاب جرم کے نہ ہوئی ہو۔

دفعہ ۱۰۹ اعانت کی سزا اگر اوس فعل کا ارتکاب جسمین اعانت کی گئی ہے اوس اعانت کے سبب سے ہوا ہو اور جہان اوسکی سزا کے لیے کوئی صریح حکم نہو

جو کوئی شخص کسی جرم (۴۰) مین اعانت (۱۰۷) کرے تو اگر اوس اعانت کے باعث سے اوس فعل (۳۳) کا ارتکاب ہو جسمین اعانت کی گئی ہے اور اس مجموعے مین ایسی اعانت کی سزا کی نسبت کوئی صریح حکم نہ ہو تو اوس شخص (۱۱) کو وہی سزا دیجائیگی جو جرم مذکور کے لیے مقرر ہے۔

جو عدالت کہ اصل جرم تجویز کرسکتی ہو۔ اصل جرم حضرب ہو تو یہ بھی یا قابل ہوگا ورنہ

تشریح — جب کسی فعل (۳۳) یا جرم (۴۰) کا ارتکاب اوس ترغیب کے باعث سے یا اوس مشورے پر عمل کرنے سے یا اوس مدد سے واقع ہو جسکو اعانت قرار دیا گیا ہے تو کہا جائیگا کہ فعل مذکور یا جرم مذکور کا ارتکاب اعانت (۱۰۷)

کے باعث سے واقع ہوا۔

تمثیلین

(ا) زید بکر کو جو سرکاری ملازم ہے حق السعی کے طور پر اس لیے رشوت دینی کرے کہ بکر اپنے لوازم منصبی کے نفاذ مین زید کے ساتھ کچھ رعایت کرے اور بکر اوس رشوت کو قبول کر لے تو زید نے اوس جرم مین اعانت کی جسکی تعریف دفعہ ۱۶۱ مین کی گئی ہے۔

(ب) زید بکر کو جھوٹی گواہی دینے کی ترغیب دے اور بکر اوس ترغیب کے باعث سے اوس جرم کا مرتکب ہو تو زید جرم مذکور مین اعانت کرنے کا مجرم ہوگا اور اوسی سزا کا ستوجب ہوگا جسکا بکر مستوجب ہے۔

(ج) زید اور بکر عمر کے زہر دینے کا مشورہ کرین اور زید اوس مشورے پر عمل کر کے زہر مہیا کرے اور اس غرض سے بکر کے حوالہ کرے کہ وہ عمر کو کھلائے اور بکر اوس مشورے پر عمل کر کے زید کی ترغیب مین عمر کو زہر دے اور اس فعل سے عمر کی ہلاکت کا باعث ہو تو اوس صورت مین بکر جرم قتل عمد کا مجرم ہوگا اور زید اوس جرم اعانت بمشورہ کرنے کا مجرم ہوگا اور قتل عمد کی سزا کا ستوجب ہوگا۔

اگر کسی جرم مین اعانت کیجاوے اور معین یہ ثبوت پیش کرے کہ اگر مین اعانت نہ کرتا تو بھی وقوع اس جرم کا ہوتا تو یہ امر قابل لحاظ نہین ہے صرف اسقدر دیکھنا چاہیے کہ اوس جرم کے ارتکاب مین اوسکی جانب سے اعانت ہوئی یا نہین۔ اکثر دفعات مثلاً ۱۲۱ و ۱۲۲ وغیرہ مین جرم اعانت کی خاص سزائین معین ہین لیکن جہان اس جرم کے سزا کی نسبت

کوئی صریح حکم نہ ہو تو معین اوس سزا کا مستوجب ہوگا جو اوس جرم کے واسطے اوس دفعہ مین مقرر ہے —

دفعہ ۱۱۱ اعانت کی سزا اگر شخص معان اوس فعل کو نیت مغائر نیت معین سے کرے — جو کوئی شخص (۱۱) کسی جرم (۴۰) کے ارتکاب مین اعانت (۱۰۷) کرے تو اگر شخص (۱۱) معان اوس فعل (۳۳) کا ارتکاب کسی نیت یا علم سے کرے جو معین کی نیت یا علم سے مغایر ہو تو معین کو اوس جرم کی سزا دیجائیگی جسکا ارتکاب وس حال مین ہوتا کہ فعل مذکور کسی اور نیت یا علم سے نہین بلکہ معین ہی کی نیت یا علم سے کیا جاتا — ایضاً

مثلاً اگر معین کسیکو ایک خاص علم یا نیت سے کسی جرم کے ارتکاب کے واسطے کہے اور معان کسی اور علم یا نیت سے اوس جرم کا ارتکاب کرے تو معین صرف اوسیقدر سزا کا مستوجب ہوگا جو اوس جرم کے واسطے مقرر ہے جسکا ارتکاب معین کے علم یا نیت مین تھا —

دفعہ ۱۱۱ معین کا لائق مواخذہ ہونا جبکہ اعانت ایک فعل مین ہو اور کوئی فعل مغائر کیا جاے — جس صورت مین اعانت (۱۰۷) تو ایک فعل (۳۳) مین کیجاے اور ارتکاب کسی اور فعل کا ہو جاے تو معین اوس فعل کی نسبت جسکا ارتکاب ہوا اوسیطرح سے اور اوسیقدر مواخذے کے لائق ہوگا کہ گویا اوسنے بعینہ اوسی فعل مین اعانت کی — ایضاً

شرط — بشرطیکہ وہ فعل جسکا ارتکاب ہوا اوس اعانت کا ایک نتیجہ غالب ہو اور یہ کہ فعل مذکور کا ارتکاب اوس ترغیب کے اثر سے یا اوس رو سے

یا مشورے پر عمل کرانے سے جسکو اعانت قرار دیا گیا ہے واقع ہو۔

تمثیلین

(ا) زید ایک طفل کو بکر کے کھانے مین زہر ڈالنے کی ترغیب دے اور اس مطلب کے واسطے زہر اوسکے حوالہ کرے اور اوس ترغیب کے باعث سے وہ طفل خالد کے کھانے مین جو بکر کے کھانے کے پاس رکھا ہو دھوکا کھاکر زہر ڈال دے تو اس صورت مین اگر طفل مذکور نے زید کی ترغیب سے وہ عمل کیا ہو اور بھی قرائن سے وہ عمل جسکا ارتکاب ہوا غالباً اوس اعانت کا نتیجہ غالب ہو تو زید اوسیطرح اور اوسیقدر مواخذے کے لائق ہے کہ گویا اوس نے طفل کو خالد کے کھانے مین زہر ڈالنے کی ترغیب دی۔

(ب) زید نے بکر کو عمر و کے گھر جلانے کی ترغیب دی بکر نے گھر مین آگ بھی لگادی اور اوسیوقت وہان مال بھی چرایا تو زید اس سرقے مین اعانت کرنے کا مجرم نہین ہے ہر چند وہ گھر کے جلانے مین اعانت کرنے کا مجرم ہے کیونکہ وہ چوری ایک جدا فعل تھی اور گھر جلانے کا نتیجہ غالب نہ تھی۔

(ج) زید نے بکر اور عمر و دونون کو ترغیب دی کہ کسی آباد گھر مین سرقہ بالجبر کے لیے آدھی رات کو جبراً گھس جائین اور اس مطلب کے لیے زید نے اونکو ہتیار لادیے بکر اور عمر و اوس گھر مین جبراً گھس جائین اور گھر والون مین سے ایک شخص خالد کو جو اونکا مقابلہ کرے مار ڈالین تو اس صورت مین اگر وہ مار ڈالنا اعانت کا نتیجہ غالب تھا تو زید اوس سزا کا مستوجب ہے جو قتل عمد کے لیے مقرر ہے۔

اس سے یہ مراد ہے کہ کسی فعل کے ارتکاب مین اعانت کیجاوے اور اوسی اعانت کی وجہ سے وہ فعل بھی واقع ہو لیکن معین کی نیت مین جس فعل کا ارتکاب تھا اوسکے خلاف

دوسرا فعل ظہور مین آوے تاہم چونکہ وہ فعل جو اوس اعانت کی وجہ سے واقع ہوا ایسا فعل ہے جسکے واقع ہونے کا بروقت اعانت بھی غالباً گمان ہوسکتا تھا لہذا معین اوسیطرح سے اور اوسیقدر مواخذے کے لائق ہے کہ گویا اوسنے بعینہ اوسی فعل مین اعانت کی۔ لیکن اگر بشمول اس قسم کے جرم کے کوئی جرم مغائر کہ جسکا ارتکاب معین کی علم ونیت مین نہو شخص معان سے سرزد ہو تو شخص معین اوس جرم کا معین نہین سمجھا جاویگا الا اگر اوسکے علم مین ہو کہ علاوہ اوس جرم کے کہ جسکا مین معین ہوتا ہون دوسرے جرم کا بھی ارتکاب شخص معان کریگا تو وہ دونون جرمونکا معین سمجھا جاویگا (دیکھو دفعہ ۱۱۲ اور تمثیل اوسکی)

دفعہ ۱۱۲ — معین جبکہ وہ اوس فعل کے لیے جسمین اعانت کی گئی ہو اور اوس فعل کے لیے جو کیا گیا ہو اکٹھی سزا کا مستوجب ہو

اگر وہ فعل (۳۳) جسکی نسبت معین پچھلی ملحق الذکر دفعہ کی رو سے مواخذے کے لائق ہے اوس فعل کے علاوہ کیا جاوے جسمین اعانت کی گئی ہے اور وہ فی الواقع جدا جرم (۴۰) ہو تو معین اون جرمون سے ہر ایک جرم کی سزا کا مستوجب ہوگا۔

تمثیل

زید بکر کو کسی قرقی مین جو کوئی سرکاری ملازم کرتا ہو تعرض بالجبر کی ترغیب دے اور بکر اوسکے باعث سے اوس قرقی مین تعرض کرے اور اوس تعرض کرنے مین اہلکار فارق کو بالارادہ ضرر شدید پہونچاوے تو چونکہ بکر دونون جرمون یعنی قرقی مین تعرض کرنے اور بالارادہ ضرر شدید پہونچانے کا مرتکب ہوا ہے اس لیے ان دونون جرمون کی پاداش مین سزا کا مستوجب ہے اور اگر زید کو اس بات کا علم تھا کہ قرقی کے تعرض کرنے مین بکر سے بالارادہ ضرر شدید واقع ہونے کا احتمال ہے تو زید بھی دونون جرمونکی سزا کا مستوجب ہوگا

دیکھو حاشیہ دفعہ ۱۱۱

حسب دفعہ ۱۱۱

دفعہ ۱۱۳ معین کا قابل مواخذہ ہونا اوس نتیجے کے لیے جو اوس فعل سے پیدا ہو جسمین اعانت کی گئی ہے اور جو نتیجہ مقصود معین سے مغائر ہو

جب کسی فعل (۳۳) مین اعانت (۱۰۷) کیجاے اور معین کی یہ نیت ہو کہ اوس سے کوئی خاص نتیجہ پیدا ہو اور وہ فعل جسکی نسبت معین اعانت کے باعث سے مواخذے کے لائق ہے کسی نتیجے کو پیدا کرے جو اوس نتیجے سے مغائر ہو جو معین کی نیت مین تھا تو معین اوس نتیجے کی نسبت جو پیدا ہوا اوسیطرح اور اوسیقدر مواخذے کے لائق ہے کہ گویا اوسنے اوسی نتیجے کے پیدا کرنے کی نیت سے اوس فعل مین اعانت کی بشرطیکہ معین کو یہ علم ہو کہ اوس فعل سے جسمین اعانت کی گئی ہے اوس نتیجے کے پیدا ہونے کا احتمال ہے۔

تمثیل

زید بکر کو عمرو کے ضرر شدید پہونچانے کی ترغیب دے اور بکر اوس ترغیب کے باعث سے عمرو کو ضرر شدید پہونچائے اور عمرو اوسکے باعث سے مرجاے تو اس صورت مین اگر زید کو یہ علم تھا کہ اوس ضرر شدید کے سبب سے جسمین اعانت کی گئی ہے ہلاکت کا احتمال ہے تو زید اوس سزا کا مستوجب ہوگا جو قتل عمد کے لیے مقرر ہے۔

اس دفعہ کا مضمون دونون دفعات ماسبق سے علیحدہ ہے۔ اس سے یہ مراد ہے کہ اگر اعانت کسی خاص فعل کی کیجاوے کہ جس سے ایک خاص نتیجے کا پیدا کرنا معین کو مقصود ہو اور اوسکے خلاف اوسی فعل سے دوسرا نتیجہ پیدا ہو جاوے کہ جسکے پیدا ہونے کا

احتمال معین کو اوس فعل سے ہو سکتا تھا کہ جسمین اعانت کی تھی تو یہ سمجھا جاویگا کہ گویا معین نے
اوس فعل کی اعانت اوسی نتیجے کے پیدا کرنے کی غرض سے کی تھی۔ یہ امر قابل لحاظ کے
ہے کہ معین کو احتمال اوس نتیجے کے پیدا ہونے کا اوس فعل سے جسمین وہ اعانت کرتا ہے
ہو اگر نتیجہ اوس فعل کا ایسا نہ ہو کہ جسکا احتمال اوس فعل کی اعانت سے ہو سکتا ہو تو اوس
نتیجے کا معین مواخذہ دار نہین ہو سکتا۔ مثلاً زید اگر عمرو کو ترغیب دلا کر خالد کی مار پیٹ پر آمادہ
کرے اور عمرو خالد کو ایک خفیف سا زخم پہونچاوے کہ جس سے کسیطرح پر ہلاکت کا احتمال نہو لیکن
خالد عمداً خواہ حماقتاً کوئی ایسا مرہم لگا دے کہ جس سے زخم بڑھجاوے اور انجام کو ہلاکت واقع ہو
تو عمرو معین قتل کا نہین سمجھا جاویگا۔

ایضاً

دفعہ ۱۱۴ معین بارتکاب جرم کے وقت موجود ہو — ہرگاہ کوئی شخص (۱۱) جو غیر حاضری کی حالت مین معین کے طور پر
سزا کا مستوجب ہوتا اوس فعل (۳۳) یا جرم (۴۰) کے ارتکاب
کے وقت حاضر ہو جسکی پاداش مین وہ اعانت کرنیکے سبب سے سزا کا مستوجب
ہوتا تو وہ اوس فعل یا جرم کا مرتکب سمجھا جائے گا۔

مثلاً اگر زید ترغیب دے کر عمرو کو کسیکے قتل پر آمادہ کرے تو اگر بوقت ارتکاب قتل
زید موجود نہو تو وہ اعانت قتل عمد کا مجرم متصور ہوگا اور اگر بوقت ارتکاب قتل وہ عمرو کے
ساتھ موقع پر موجود ہو تو گو اوسنے اپنے ہاتھ سے قتل بھی نہ کیا ہو تو بھی وہ مجرم قتل عمد کا
ہوگا اوسیطرح پر جسطرح پر کہ عمرو۔

جو عدالت کہ اصل جرم پر تجویز کر سکتی ہو یہ بھی

دفعہ ۱۱۵ اوس جرم مین اعانت کرنا — جو کوئی شخص (۱۱) کسی ایسے جرم (۴۰) کے ارتکاب مین اعانت (۱۰۷)

جسکی سزا موت یا حبس دوام بعبور دریاے شور ہو
اگر جرم کا ارتکاب اعانت کے سبب سے نہو

کرے جسکی پاداش مین سزاے موت (۴۶) یا حبس دوام بعبور دریاے شور مقرر ہے تو اگر اوس جرم کا ارتکاب اوس اعانت (۱۰۷) کے باعث سے واقع نہوا اور ایسی اعانت کی نسبت اس مجموعے مین کوئی خاص سزا معین نہو تو شخص مذکور کو دونون قسمون مین سے کسی قسم کی قید (۵۳) کی سزا دیجائیگی جسکی میعاد سات برس تک ہو سکتی ہے اور وہ جرمانے کا بھی مستوجب ہوگا اور

ایضاً

اگر فعل جس سے نقصان پہونچے اعانت کے سبب سے کیا جاے

اگر کسی ایسے فعل کا ارتکاب کیا جاے جسکی نسبت معین اعانت کے سبب سے مواخذے کے لائق ہے اور جس فعل سے کسی شخص (۱۱) کو ضرر (۳۱۹) پہونچے تو معین دونون قسمون مین سے کسی قسم کی قید (۵۳) کا مستوجب ہوگا جسکی میعاد چودہ [۱۴] برس تک ہو سکتی ہے اور وہ جرمانے کا بھی مستوجب ہوگا

تمثیل

زید نے بکر کو خالد کے مار ڈالنے کی ترغیب دی مگر جرم وقوع مین نہ آیا لیکن اگر بکر خالد کو مار ڈالتا تو وہ سزاے موت یا حبس دوام بعبور دریاے شور کا مستوجب ہوتا تو اس صورت مین زید کسی قید کا مستوجب ہوگا جو سات برس تک ہو سکتی ہے اور جرمانے کا بھی مستوجب ہوگا اور اگر اوس اعانت کے باعث سے خالد کو کچھ ضرر پہونچے تو زید کسی قید کا مستوجب ہوگا جو چودہ [۱۴] برس تک ہو سکتی ہے اور جرمانے کا بھی مستوجب ہوگا۔

یہ دفعہ ایسے چند جرائم کی اعانت سے متعلق ہے کہ جنکا ارتکاب نہ ہوا ہو یا بوجہ اعانت کے واقع نہوے ہون یا جنکا جزوی ارتکاب ہوا ہو۔

ایضاً

اصل جرم ضر ہو تو یہی ضر ہوگا ورنہ نہین

دفعہ ۱۱۶ اوس جرم مین اعانت کرنا جسکی سزا قید ہے اگر جرم کا ارتکاب اعانت کے سبب سے نہو

جو کوئی شخص (۱۱) کسی جرم (۴۰) مین اعانت (۱۰۷) کرے جسکی پاداش مین قید کی سزا مقرر ہے تو اگر اوس جرم کا ارتکاب اوس اعانت کے باعث سے واقع نہو اور ایسی اعانت کی نسبت اس مجموعے مین کوئی خاص سزا معین نہو تو شخص مذکور کو اوس قسم کی قید کی سزا دیجائیگی جو اوس جرم کی پاداش مین مقرر ہے اور اوسکی میعاد اوس قید کی بڑی سے بڑی میعاد کی ایک چوتھائی تک ہوسکتی ہے جو اوس جرم کے لیے مقرر ہے یا اوس جرمانے کی سزا دیجائیگی جو جرم مذکور کے لیے مقرر ہے یا قید اور جرمانہ دونون سزائین دیجائینگی۔

ایضاً

اگر معین یا معان سرکاری ملازم ہو جسپر اوس جرم کا روکنا لازم ہے۔

اور اگر معین یا معان سرکاری ملازم (۲۱) ہو جسپر ایسے جرم کے ارتکاب کا روکنا لازم ہے تو معین کو اوس قسم کی قید کی سزا دیجائیگی جو اوس جرم کی پاداش مین مقرر ہے اور اوسکی میعاد اوس قید کی بڑی سے بڑی میعاد کی یک نصف تک ہوسکتی ہے جو اوس جرم کی لیے مقرر ہے یا اوس جرمانے کی سزا دیجائیگی جو اوس جرم کے لیے مقرر ہے یا قید اور جرمانہ دونون سزائین دیجائینگی۔

تمثیلین

(۱) زید بکر کو جو سرکاری ملازم ہے حق السعی کے طور پر اس لیے رشوت دینی کرے کہ بکر اپنے لوازم منصبی کے نفاذ مین زید کے ساتھ کچھ رعایت کرے اور بکر رشوت لینے سے انکار کرے تو زید اس دفعہ کی رو سے سزا کا مستوجب ہوگا۔

(ب) زید نے بکر کو جھوٹی گواہی دینے کی ترغیب دی اس صورت مین اگر بکر جھوٹی گواہی نہ دے تو بھی زید اوس جرم کا مرتکب ہوگا جسکی تعریف اس دفعہ مین کی گئی ہے اور اوسیکے مطابق سزا کا مستوجب ہوگا۔

(ج) زید عہدہ دار پولیس جسپر سرقہ بالجبر کا روکنا لازم ہے سرقہ بالجبر کے ارتکاب مین اعانت کرے تو اس صورت مین گو اوس سرقہ بالجبر کا ارتکاب نہوا ہو تو بھی زید اوس قید کی بڑی سے بڑی میعاد کی ایک نصف کا مستوجب ہوگا جو اوس جرم کے لیے مقرر ہے اور جرمانے کا بھی مستوجب ہوگا۔

(د) بکر سرقہ بالجبر کے ارتکاب مین زید کی اعانت کرے اور زید پولیس کا ایک عہدہ دار ہو جسپر ایسے جرم کے ارتکاب کا روکنا لازم ہے تو اس صورت مین اگرچہ سرقہ بالجبر کا ارتکاب نہو تو بھی بکر اوس قید کی بڑی سے بڑی میعاد کی ایک نصف کا مستوجب ہوگا جو سرقہ بالجبر کی پاداش مین مقرر ہے۔

دفعہ ۱۱۷ اوس جرم کے ارتکاب مین اعانت کرنا جسکو عامۂ خلائق یا دس سے زیادہ شخص کرین + | ایضاً

جو کوئی شخص (۱۱) اکثر عامۂ خلائق (۱۲) کو یا اشخاص کے کسی گروہ یا طبقے کو جو دس شخص سے زیادہ ہو کسی جرم (۴۰) کے ارتکاب مین اعانت (۱۰۷) کرے تو شخص مذکور کو دونون قسمون مین سے کسی قسم کی قید (۵۳) کی سزا دیجائیگی جسکی میعاد تین برس تک ہوسکتی ہے یا جرمانے کی سزا یا قید اور جرمانہ دونون سزائین دیجائینگی۔

تمثیل

زید آمد و رفت عام کی کسی جگہ مین ایک اشتہار لگائے جس سے کسی فرقے کو جسکی تعداد دس سے

زیادہ ہو یہ ترغیب دیجاے کہ کسی خاص وقت اور مقام پر اس غرض سے جمع ہون کہ فرقۂ مخالف کے لوگون پر جب وے بہیئت اجتماعی جاتے ہون حملہ کرین تو زید اوس جرم کا مرتکب ہوگا جسکی تعریف اس دفعہ مین کی گئی ہے۔

اس جرم کے واسطے یہ امر ضروری نہین ہے کہ اوس اعانت سے وہ فعل ظہور مین آوے جسکی اعانت کی گئی ہو بلکہ صرف بذریعۂ ترغیب یا کسی اور طرح پر اعانت کا ثابت ہونا چاہیے۔

دفعہ ۱۱۸ اوس جرم کے ارتکاب کی تدبیر کا چھپانا جسکی سزا موت یا حبس دوام بعبور دریاے شور ہے

جو کوئی شخص (۱۱) یہ نیت کرکے کہ کسی جرم (۴۰) کا ارتکاب جسکی سزا موت (۴۶) یا حبس دوام بعبور دریاے شور ہے سہل ہو جاے یا یہ جان کے کہ اوسکے سہل ہو جانے کا احتمال ہے کسی فعل (۳۳) یا ترک ناجائز (۳۳) کے ذریعے سے اوس تدبیر کی موجودیت کو بالارادہ (۳۹) چھپائے جو ایسے جرم کے ارتکاب کے لیے کی گئی ہو یا اوس تدبیر کی نسبت کوئی ایسا بیان کرے جسکو وہ جھوٹا جانتا ہو۔

جو عدالت کی تجویز کر سکتی اصل جرم کی یہ بھی ورنہ نہین ۱۲

اگر جرم کا ارتکاب ہوا ہو

تو اوس جرم کے ارتکاب کی صورت مین شخص مذکور کو دونون قسمون مین سے کسی قسم کی قید (۵۳) کی سزا دیجائیگی جسکی میعاد سات برس تک ہو سکتی ہے۔

اگر جرم کا ارتکاب نہوا ہو

ایضاً

ور اگر جرم کا ارتکاب واقع نہوا ہو تو دونون قسمون مین سے کسی قسم کی قید (۵۳) کی سزا دیجائیگی جسکی میعاد تین برس تک ہو سکتی ہے اور ہر ایک صورت مین وہ جرمانے کا بھی مستوجب ہوگا۔

تمثیل

زید یہ جانکر کہ پورن پور مین عنقریب ڈاکہ پڑنے والا ہے صاحب مجسٹریٹ سے جھوٹی مخبری کرے کہ رام پور مین جو دوسری طرف ہے عنقریب ڈاکہ پڑنے والا ہے اور اس ذریعے سے صاحب مجسٹریٹ کو دہوکا دوے اس نیت سے کہ اوس جرم کا ارتکاب سہل ہوجاوے اور اس تدبیر پر عمل کرنے سے پورن پور مین ڈاکہ پڑ جاوے تو زید اس دفعہ کی رو سے سزا کا مستوجب ہے۔

یہ دفعہ عام ہے یعنی ملازمون اور تمام لوگون سے متعلق ہے۔ ترک ناجائز۔ اون ملازمون یا ایسے اشخاص کے فعل کے ترک ناجائز کی طرف اشارہ ہے جنپر بہ پابندی کسی قانون کے جرمون کی اطلاع دینا واجب ہے۔ تدبیر۔ بہر صورت جرم کے ارتکاب کے لیے تدبیر کی موجودیت ضروری ہے اور تا وقتیکہ یہ امر نہ ثابت ہو جرم کسیطرح پر ثابت نہین ہوسکتا۔ بطور عام قانون فوجداری کا عملدرآمد لوگون کے دلی ناقص ارادون پر نہین کیا جاتا ہے تا وقتیکہ اونکے افعال ظاہری سے صورت جرم پیدا نہین ہوتی ہو اور اس جرم کے ثبوت کے واسطے بھی تدبیر کی موجودیت کسی ایسے فعل ظاہری یا ترک ناجائز سے ثابت ہونی چاہیے جس سے عدالت کو شک باقی نرہے۔ یہ بھی ضرور ہے کہ چھپانا بھی فعل یا ترک ناجائز کے ذریعے سے بالارادہ ہو۔

اگر شہادت سے وجود تدبیر مجرمانہ کا ثابت ہوجاوے اور نیز یہ امر کہ اوس تدبیر کا علم مجرمانہ ملزم کو بھی تھا تو یہ سمجھنا چاہیے کہ جرم ثابت ہوگیا تا وقتیکہ خلاف اسکے ملزم

اپنی صفائی نہ پیش کرے۔ مثلاً اگر چند شخص ملکر اپنے گانون سے بارادۂ ڈکیتی کہین کو جاوین اور عہدہ دار پولس کو اونکے جانے کی اطلاع ہو مگر یہ نہ معلوم ہو کہ کس سمت کو گئے ہین اور وہ اونکے مسکن پر جاکے زید سے جو اونکے ارادہ و حالات سے واقف ہو دریافت حال کرے کہ وہ کہان گئے ہین اور زید اونکا اوس مقام کو جانا ظاہر کرے جہان وہ نہ گئے ہون اور ڈکیتی واقع ہو جاوے تو چونکہ زید نے امر واقعی کو اخفا کیا اور اگر اخفا نہ کرتا تو جرم ڈکیتی کا وقوع نہوتا بلکہ عہدہ دار پولس اوسکا انسداد کر لیتا لہذا زید مجرم سمجھا جاوے گا۔ اگر باوجود علم کے زید ملازم پولس کے استفسار کا جواب نہ دیوے اور نہ کچھ حال ظاہر کرے تو بھی وہ مجرم ہے۔ اس قانون مین اخفا کرنا جملہ جرائم کا جنکے واسطے سزاے قید معین ہے (یعنی جنمین صرف جرمانے کی سزا نہین ہے) واصل جرم ہے مقدار سزا جرم کے ارتکاب و عدم ارتکاب پر منحصر ہے جسطرح پہ کہ جرم اعانت مین اسکا لحاظ رکھا گیا ہے۔ دفعہ ۱۲۸ ایکٹ ۲۵ سنہ ۱۸۶۱ع بھی قابل دیکھنے کے ہے جسکی عبارت یہ ہے کہ ہر شخص کو جسکو یہ علم ہو کہ کوئی جرم جو بموجب دفعہ ۳۰۲ یا ۳۹۲ و ۳۹۳ یا ۳۹۴ یا ۳۹۵ یا ۳۹۶ یا ۳۹۷ یا ۳۹۸ یا ۳۹۹ یا ۴۰۲ یا ۴۳۵ یا ۴۳۶ یا ۴۴۹ یا ۴۵۰ یا ۴۵۶ یا ۴۵۷ یا ۴۵۸ یا ۴۵۹ یا ۴۶۰ مجموعۂ تعزیرات ہند سزا کے لائق قرار پایا ہے سرزد ہوا ہے لازم ہے کہ اوس اہلکار پولیس کو جو قریب تر ہو اوسکے وقوع کی اطلاع پہونچاوے بشرطیکہ اوسکو بوجہ من الوجوہ یقین ہو کہ اگر اطلاع نہ کی جاوے گی تو ممکن ہے کہ مجرم مواخذے سے بچ جاوے یا اوسکے بھاگ جانے مین سہولیت ہو مگر یہ دفعات

متعلق ہین اون جرائم سے کہ جو فی الواقع واقع ہو چکے ہون اور دفعات ۱۱۸ و ۱۱۹ و ۱۲۰

متعلق ہین ایسی صورتون سے جنمین جرم کا وقوع نہ ہوا ہو بلکہ اوسکے واقع

ہونے کی فکر در پیش ہو۔

وہ عدالت کہ اصل جرم کی تجویز کر سکتی ہو — اصل جرم ضمانتی ہو تو یہ بھی ضمانتی ہوگا ورنہ نہین۔

دفعہ ۱۱۹ سرکاری ملازم جو کسی جرم کے ارتکاب کی تدبیر چھپائے جسکا روکنا اوسپر لازم ہے ✝

کوئی شخص (۱۱) جو سرکاری ملازم (۲۱) ہے یہ نیت کرکے کہ کسی جرم (۴۰) کا ارتکاب جسکا روکنا اوسکے عہدے کے اعتبار سے اوسپر لازم ہے سہل ہو جاوے یا یہ جانکر کہ اوسکے سہل ہو جانے کا احتمال ہے کسی فعل (۳۳) یا ترک ناجائز (۳۳) کے ذریعے سے بالارادہ (۳۹) اوس تدبیر کی موجودیت کو چھپائے جو جرم مذکور کے ارتکاب کے لیے کی گئی ہو یا اوس تدبیر کی نسبت کوئی ایسا بیان کرے جسکو وہ جھوٹا جانتا ہو۔

اگر جرم کا ارتکاب ہوا ہو — پس اگر جرم کا ارتکاب واقع ہو تو شخص مذکور کو اوس قسم کی قید کی سزا دیجائیگی جو اوس جرم کی یادداشت مین مقرر ہے اور اوسکی میعاد اوس قید کی بڑی سے بڑی میعاد کی ایک نصف تک ہو سکتی ہے جو اوس جرم کے لیے مقرر ہے یا اوس جرمانے کی سزا جو جرم مذکور کے لیے مقرر ہے یا قید اور جرمانہ دونون سزائین دیجائینگی اور اگر اوس جرم کی یادداشت مین۔

ایضاً — جو عدالت کہ اصل جرم کی تجویز کر سکتی ہو — اصل جرم ضمانتی ہو تو یہ بھی ضمانتی ہوگا ورنہ نہ[illegible]

اگر جرم کی سزا موت وغیرہ ہو — سزا سے موت یا حبس دوام بعبور دریاے شور مقرر ہے تو دونون قسمون مین سے کسی قسم کی قید جسکی میعاد دس برس تک ہو سکتی ہے۔